ماہِ حرا

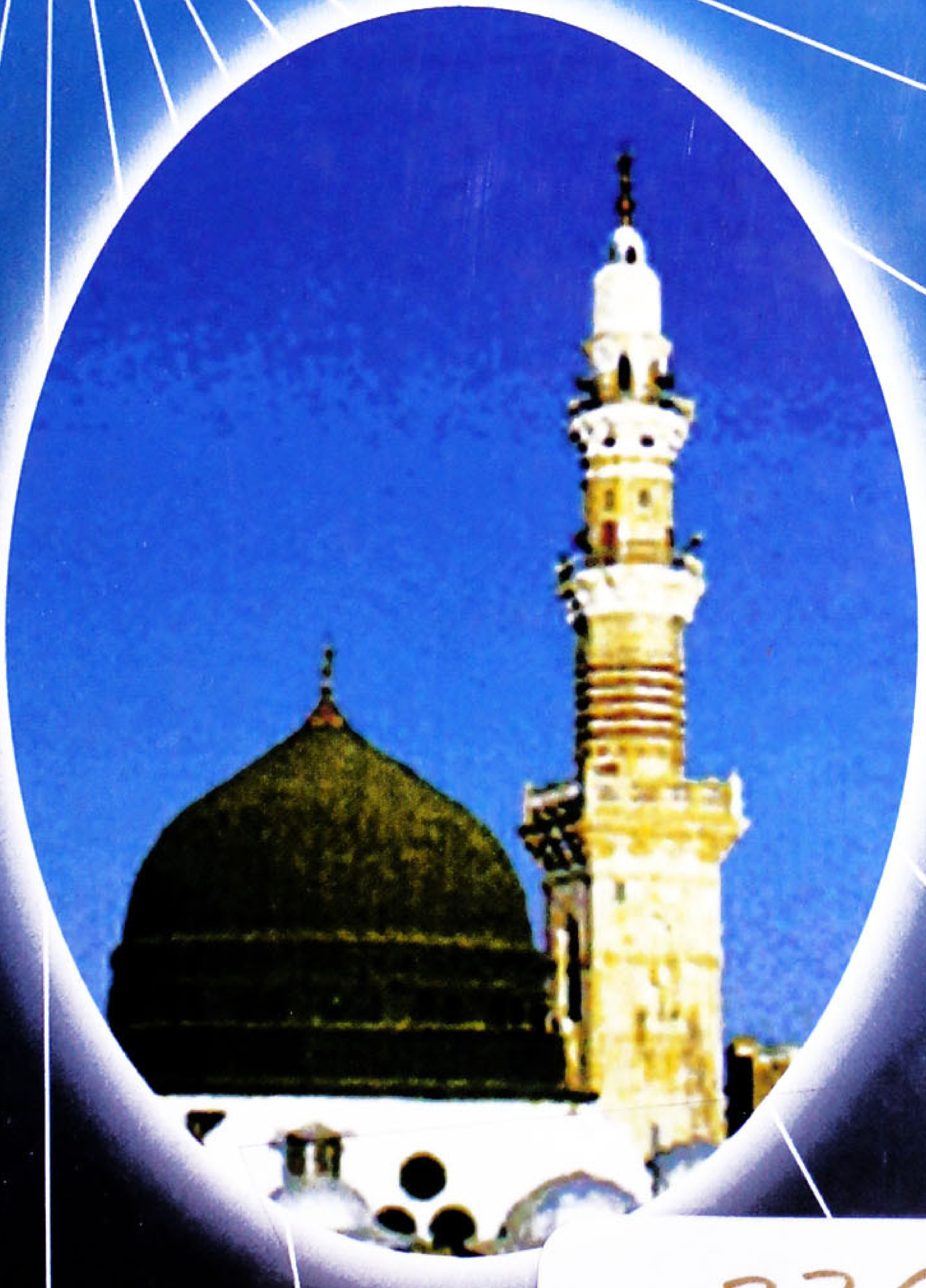

3767

کلیم عثمانی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ماہِ حرا

کلیم عثمانی

Marfat.com

جملہ حقوق حق ناشر محفوظ ہیں

مجموعہ	:	ماہِ حرا
تصنیف	:	کلیم عثمانی
باراول	:	اپریل 2001ء
تعداد	:	ایک ہزار
قیمت	:	120روپے
ناشر	:	ہارون کلیم عثمانی
مطبع	:	شرکت پرنٹنگ پریس نسبت روڈ، لاہور
سرورق	:	سید زاہد زیدی

ناشر

طوبیٰ پبلشرز

85، سکندر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

Marfat.com

حرفِ دُعا

مرے حضور مری بس یہی گزارش ہے
ملے کلام کو میرے دوام کی صورت
قبولِ عام کی دولت نصیب ہو اس کو
جہاں بھی جائے ملے احترام کی صورت

نماز فجر کے وقت مسجدِ نبویؐ میں ۱۱ مارچ ۱۹۸۴ء

Marfat.com

Marfat.com

فہرست

صفحہ نمبر

پیشوائی	11
(حمد باری تعالیٰ) تابندہ ہر اک شے میں حقیقت ہے اسی کی	22
(بیت اللہ شریف)	24
سلام بحضور خیر الانامؐ	27
گرم سفر میں جب سے رہِ مصطفیٰؐ میں ہوں	28
زمزم پیا تو ایسے لگا جیسے دُھل گئیں	32
بیت الحرام میں نماز جمعہ سے پہلے ارتجالاً	
حرفِ دعا	33
جلائے بیٹھا ہوں سب سے چراغ دیدہ تر	34
طواف گنبدِ خضریٰ جو کر رہی ہے نظر	36
(i) مواجہ میں کھڑا میں رو رہا ہوں	37
(iii) جہاں وہ رحمت کونین آرمیدہ ہے	
(i) دائم آباد رہے شہرِ نبیؐ شہرِ کرم	38
(ii) ایک ذرّہ مدحتِ خورشید کیسے کر سکے	
وہ شاداب لمحے جو گزرے وہاں پر	39
جو ملتی ہے بڑی مشکل سے یہ ایسی سعادت ہے	40
خیر البشر	43
اُن کے در سے دولت ایقان لے کر آئے ہیں	45
جہاں بھی اسم محمدؐ لکھا ہوا دیکھا	48
نفس نفس میں ہے تیرا مسکن نظر نظر میں قیام تیرا	50
نُورِ مجسم روح دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم	52
قلب و جاں پر نور برساتی سحر درکار ہے	54
خواب ہی میں جو میسر تیرا جلوہ ہو جائے	56
شبِ معراج	58

Marfat.com

واقعاتِ طُور و موسیٰ کو زمانہ ہو گیا 60
کلیوں کے دھڑکتے سینوں میں ارمان تمہارا دیکھا ہے 62
تضمین بر نعتِ قدسی 64
رنگِ رخِ حیات ہے ان کے جمال کی کرن 66
حریم شاہدِ فطرت کے رازداں تم ہو 68
اے جمالِ بزمِ ایماں اے کمالِ آگہی 70
ہو جو توفیق تو بس نعت پیمبرؐ لکھوں 73
شہِ مدینہ سے میرا سلام کہہ دینا 76
بے تعلق رہے دنیا کے ہر اک کام کے ساتھ 78
غارِ حرا 80
مصدرِ نورِ ذات ہے ان کی 82
تو روشنی افروز سرِ پردہ افلاک 84
پھر صبا آئی مدینے سے مہک ان کی لئے 86
فلک کے چاند تاروں سے کوئی پوچھے مقام ان کا 88
نعت خیرالوریٰ 90
تم پیکرِ فقر و غنا، صبر و رضا کی شان ہو 92
کچھ عجب حال تھا اس دل کا حرم کے آگے 93
نگاہوں کی جنت دیارِ مدینہ 94
یہ کون آج یوں بے نقاب آ رہا ہے 96
روشن ہے کائنات تمہارے ہی نام سے 98
جمالِ گنبدِ خضریٰ مری نگاہ میں ہے 99
جمالِ صبحِ طیبہ ہے نظر میں 101
باعثِ کن فکاں رحمتِ دو جہاں اے حبیبِ خدا آپ کی ذات ہے 103
اللہ دکھا دے مجھے پھر ان کا مدینہ 105
بن کے آیا ہوں سوالی آقا 108
کاش آ جائے نظر پھر سے وہ روضہ تیرا 110
فخرِ انساں ترا جواب کہاں 112

Marfat.com

اے کہ تیرا وجود ہے باعث عظمتِ بشر 115
تیرے ہی دم قدم سے ہے زینتِ بزمِ کائنات 116
ہر شے سے جمیل آپ ہیں ہر شے سے حسین آپ 117
جلائے بیٹھا ہوں کب سے چراغ دیدۂ تر 118
وہ مشعل اب بھی روشن ہے وہ جلوے اب بھی ظاہر ہیں 120
چٹکتی ہیں کلیاں مہکتا ہے گلشن گلوں پر بھی دلکش نکھار آ رہا ہے 122
کیا کہیں تم سے جو ارمان مدینے میں رہے 124
مرکزِ مہر و جود و سخاوت صلی اللہ علیہ وسلم 126
قدم قدم رہ طیبہ میں رحمتیں دیکھیں 128
ہر ذرہ مدینے کا خورشید بداماں ہے 131
انساں میں کہاں طاقت اس کی جو لکھے مدحت 133
بحضور سرورِ کونین 134
ہمارے نبی 136
پرتو نورِ ازل ذات گرامی ہے تری 138
تو مطلعِ صبحِ یقیں اے رحمت اللعالمین 140
نبی رحمت شفیع محشر درود تم پر سلام تم پر 142
بے خطر ہوں میں ہمیشہ گردشِ ایام سے 144
وہ مالک ہیں نشاط و غم کے جو چاہیں وہی کر دیں 146
ابرِ کرم ہے تری ذات وجہ سکوں ہے ترا نام 148
اول وہی اوسط وہی آخر وہی ہے 150
بے بصر عبد کو پھر دیدہ بینا ہو عطا 151
مری تقدیر میں جو اس در کی غلامی ہو جائے 152
فرشِ زمیں کے ہادیٔ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم 155
اُف یہ کتنا دیرپا صہبائے الفت کا اثر 157
ترے وصف کیسے کروں بیاں تو حبیب ربِّ جلیل ہے 158
حمدِ باری تعالیٰ 159

Marfat.com

Marfat.com

پیشوائی

پروفیسر حفیظ تائب

کلیم عثانی دیوبند (سہارنپور) کے ایک دینی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم دیوبند ہی میں پائی۔ اعلیٰ تعلیم کے لیے علی گڑھ پہنچے' وہاں تعلیم جاری تھی کہ پاکستان قائم ہو گیا اور کلیم لاہور آ گئے یہاں آ کر پنجاب یونیورسٹی سے گریجوایشن کی پہلے ہی سے موجود شعر گوئی کا ذوق' حضرت احسان دانش کی صحبتوں میں پروان چڑھنے لگا اور آپ بڑی شستہ غزل کہنے لگے۔ شاعری کے ساتھ ترنم بھی دلکش اور پرتاثیر تھا' چنانچہ جلد ہی بڑے بڑے مشاعروں میں آپ کی پذیرائی ہونے لگی اور رفتہ رفتہ مقبول ترین شعرا میں شمار ہونے لگے۔ مشاعرے اس زمانے میں شاعری کا پیمانہ سمجھے جاتے تھے' چنانچہ کلیم تھوڑے ہی عرصے میں برصغیر پاک و ہند کے ادبی حلقوں میں قدر کی نگاہ سے دیکھے جانے لگے۔ آپ کی شرافت' خلوص' محبت' فن شعر پر دسترس اور دلنشیں انداز پیش کش پر مستزاد تھیں' اس لیے تمام تر حلقوں کی آنکھوں کا تارا بن گئے۔ غزل کیساتھ فلمی گیت اور ریڈیو ٹی وی کے گیت اور قومی ملی نغمے لکھ کر ہر صنف میں اپنا مقام بنایا' لیکن ان کی درویشانہ طبیعت کہیں نہ چھوٹی اور ہر میدان میں انہوں نے شرافت کے گہرے نقوش مرتسم کیے طویل فنی ریاضت کے بعد 1985ء میں ان کی غزلیات کا مجموعہ ''دیوار حرف'' شائع ہوا۔ جسے اہل علم و ادب نے بہت سراہا۔ ''دیوار حرف'' کا حرف آغاز انہوں نے خود یوں لکھا۔

جو کچھ میں نے اب تک دیکھا جو کچھ اب تک میں نے سنا
اس کو اپنے شعر میں ڈھالا اور غزل کا روپ دیا
میری غزل میں غم ہے میرا اور غمِ حالاتِ بھی ہے
میری ذات کا پرتو بھی ہے' میرے عہد کی بات بھی ہے
کتنے حجابوں سے گزرا ہوں اپنا آپ دکھانے میں
کتنے زمانے صرف کیے دیوار حرف اٹھانے میں

ان اشعار سے بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے کہ ان کے باطن میں اک شاعر کے ساتھ ایک ناقد بھی موجود تھا جو ان کی تہذیب فن کرتا رہا اور جو آج ان کی تفہیم میں بنیادی ذریعہ بنتا ہے۔

کلیم عثانی کو پہلی بار عمرے کی سعادت 1984ء میں نصیب ہوئی تو وہ 11 مارچ 1984ء کو مسجد نبوی میں نماز فجر کے بعد یوں عرض گزار ہوئے اور یہ التجا خالی کیسے جا سکتی تھی؟

Marfat.com

میرے حضورؐ ! میری بس یہی گزارش ہے
ملے کلام کو میرے دوام کی صورت
قبولِ عام کی دولت نصیب ہو اس کو
جہاں بھی جائے ملے احترام کی صورت
(دیوارِ حرف' ص:۱۵)

عمرے کے سفر کے دوران اور اس کے بعد' ان کی طبیعت زیادہ تر نعت کی طرف مائل رہی طبیعت کا گداز بہت بڑھ گیا اور وہ رقت کے ساتھ نعت کہنے اور ادا کرنے لگے۔ یوں لفظوں کی آب و تاب بڑھتی گئی۔ آخر آخر تو ان کا نیاز و گداز اس درجہ بڑھا کہ بعض اوقات ان سے نعت ادا ہی نہ ہوتی تھی اور وہ اشکوں کو سمیٹتے ہوئے سٹیج سے واپس آجاتے تھے۔

گزشتہ پندرہ برس میں کہی ہوئی نعتوں کو سمیٹ کر وہ خود ہی ترتیب بھی دے گئے اور یوں انہوں نے یہ بوجھ کسی اور پر نہیں ڈالا۔ یہ ان کا توشۂ آخرت ہے جو وہ اپنے ساتھ لے گئے ہیں اور ان کے فرزند ارجمند ہارون کلیم عثمانی جو بینکار کے علاوہ بیڈمنٹن کے نیشنل چیمپئن بھی ہیں اسے طباعت کے مرحلوں سے گزار رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں توفیق دے کہ وہ ان کے باقی کلام کو بھی محفوظ کر سکیں۔

کلیم عثمانی ایک پاکیزہ اور صالح انسان تھے اور دینی اقدار سے انہیں ابتدا سے ہی محبت تھی۔ چنانچہ اس مجموعہ نعت کی کچھ نعتیں عمرے (1984) سے پہلے کی کہی ہوئی لگتی ہیں اور ان میں سیرت اطہر اور تعلق خاطر پر انحصار کیا گیا ہے اسی دور میں حسرت حاضری کا رنگ بھی نمایاں ہونے لگا۔ پھر جب حاضری نصیب ہوئی تو وہ حضوری کی کیفیات میں ڈوبتے چلے ہیں اور اس واردات سے کم کم باہر نکلے۔ پھر جب حاضری کے بعد وطن لوٹے تو حاضری کی یادوں میں کھوئے رہے۔ ان سب مرحلوں کی حمد یہ نعتیہ شاعری میں ان کا سلجھا سنجھلا ہوا متغزلانہ لب و لہجہ' ان کا امتیاز بنا۔ گویا غزل گوئی کی مشق اور تہذیب فن نے انہیں بہت فائدہ پہنچایا چنانچہ ان کی نعت کے علاوہ حمد میں بھی تغزل آفرینی کی عمدہ مثالیں ملتی ہیں

شبنم کے جھروکوں سے وہی جھانک رہا ہے
ہر پھول کے چہرے پہ صباحت ہے اس کی
(حمد بعنوان اللہ سائیں)

حسنِ ازل بھی تیرا رنگِ ابد بھی تیرا
شامِ فراق تو ہے صبحِ وصال تو ہے

Marfat.com

لب پہ کلیم لائے کیوں اپنے حرفِ شکوہ
ہر زخمِ دل یا رب جب اندمال تو ہے
(حمد باری تعالیٰ)

آنکھوں میں نمی ، دل میں کسک ، لب پہ دعائیں
سائے میں تیرے بیٹھے ہیں رحمت کے طلبگار
تو سینۂ گیتی کا دھڑکتا ہوا دل ہے
دامن میں نہاں تیرے جہانوں کے ہیں اسرار
(بیت اللہ شریف)

احرامِ شوق باندھ کے میرے وجود پر
داغِ برہنگی مرا تو نے چھپا لیا
تیری سیہ قبا سے جھلکتی ہے جس کی ضو
وہ نور قلب و ذہن میں میں نے بسا لیا
(بیت الحرام میں)

نظریہ نعت گوئی میں کلیم عثمانی ، قائدِ تحریک نعت حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہمنوائی کرتے نظر آتے ہیں جنہوں نے فرمایا۔

مَا اِنْ مَدَحْتُ مُحَمَّدًا بِمَقَالَتِیْ
لٰکِنْ مَدَحْتُ مَقَالَتِیْ بِمُحَمَّدٍ

ترجمہ:۔ میں نے اگر شعر سے سید عالم ﷺ کی تعریف کی ہے تو اس سے ان کی قدر افزائی نہیں ہوئی بلکہ میرا کلام ان کے ذکر سے رفیع ہو گیا ہے۔

کلیم عثمانی کہتے ہیں۔

اُن کی تعریف سے میں خود کو بڑا کرتا ہوں
جن کی بعثت ہے شرف سارے جہانوں کے لیے

چنانچہ ان کا عزم آخر آخر یہی رہا ہے

ہو جو توفیق تو بس نعتِ پیمبر لکھوں
کوئی حرف اور نہ اس صنف سے باہر لکھوں

Marfat.com

کلیم عثمانی کے نعتیہ کلام میں نعت کا ہر ذائقہ ' ہر رنگ اور ہر خوشبو موجود ہے اور دینی شغف نے مضامین نعت میں ان کی خوب خوب کفالت کی ہے۔ ان کے ہاں نقوش وعکوس سیرت ابدی رسالت کے فیوض و برکات اور نظام اسلام کی بجا بجا جھلکیاں دکھائی دیتی ہیں۔

قدموں میں دو عالم کی دولت پیوند قبا و چادر پر
دنیا نے یہ اپنی آنکھوں سے سامان تمہارا دیکھا ہے
اقرار تمہاری عظمت کا محدود نہیں کچھ ہونٹوں تک
ہم نے تو دلوں کی دنیا میں فرمان تمہارا دیکھا ہے

چہرہ نمائے آگہی ' نورِ چراغِ زندگی
تیرا کیا ہوا عمل ' تیرا دیا ہوا نظام
لیل و نہار مقتدی تیری غلام ہر صدی
لوحِ جبینِ وقت پر لکھا رہے گا تیرا نام

اُس خلقِ مجسم کا بیاں کیسے ہو ممکن
پیش آتا ہو دشمن سے بھی جو خندہ جبیں ہے

اب اس سے زیادہ ہو دیانت کی سند کیا
دشمن کی نگاہوں میں بھی ٹھہرے ہیں امیں آپؐ
دیکھے تو کوئی آپ کی یہ سادہ مزاجی
افلاک نشیں ہو کے بھی ہیں خاک نشیں آپؐ

کھڑا ہے سروقد کوہ احد ان کی سلامی کو
وہ جن کا نام نامی آج بھی روحِ شجاعت ہے
شہیدوں کے لہو کی سرخیاں ہیں چار سُو روشن
زمیں کے چپے چپے پر لگی مہرِ شہادت ہے

Marfat.com

آج تک اس پر حرف آنہ سکا کتنی روشن حیات ہے اُن کی
ہر عمل اُن کا ایک آئینہ روشنی بات بات ہے ان کی

دور موجود کی نعتیہ شاعری میں روح عصر بڑی اہمیت رکھتی ہے۔ کلیم عثمانی نے تحریک پاکستان اپنی آنکھوں سے دیکھی اور ہجرت کر کے پاکستان آئے۔ پاکستان جن مشکلات سے گزرتا چلا آرہا ہے وہ انہیں تشویش کی نظر سے دیکھتے رہے۔ وہ نظریاتی آدمی تھے اور انہیں اس نظریاتی مملکت سے بے حد محبت تھی اس لیے اس کے زیر و بم کے ساتھ ساتھ ان کا دل دھڑکتا تھا۔ وہ آشوبِ ذات' آشوبِ وطن' آشوبِ امت اور آشوبِ کائنات کو دردمند انسان کی طرح محسوس کرتے تھے اور انہیں زبانِ شعر میں بیان بھی کرتے تھے۔ حمد و نعت میں یہ بیان کئی جگہ استمد اد و استعانت کا انداز اختیار کر لیتا تھا۔ عصری حوالوں سے آراستہ کچھ اشعار ؎

ہر ایک گام ہے در پیش عرصۂ محشر
حضورؐ! سایہ رحمت کو ڈھونڈتا ہے بشر

قید کب تک میں اندھیرے کے جزیرے میں رہوں شب گزیدہ زیست کو نورِ سحر درکار ہے

تمام دنیا ہے آماجگاہِ شور و فساد
سکون قلب فقط بس تمہاری راہ میں ہے

نُور پھر سے جو ترا بر سر فاراں چمکے غم کی ماری ہوئی دنیا میں سویرا ہو جائے

دولتِ صبر و رضا جس کو یہاں مل جائے
آج کے دُور کا ہر شخص کو بوذر لکھوں
آج ہمارے حال پر لُطف کی اک نظر بھی ہو
یعنی یہی شب الم آئینہ سحر بھی ہو

Marfat.com

اپنا ہمیں پتا ملے تری ہمیں خبر بھی ہو
حلقہ بگوش مصطفیٰ حق کا پیامبر بھی ہو

نہیں ہے ذہنوں میں تفریقِ نیک و بد باقی ہوئے ایک حلال و حرام کہہ دینا
کُھلے ہیں چاروں طرف جھوٹ کے حسیں بازار صداقتوں کا نہیں احترام کہہ دینا

ہے تیرا ہی در مرجعِ آشفتہ مزا جاں
لے جائیں کہاں تیرے سوا دامنِ صد چاک
پھر ایک نظر امتِ بے برگ و نوا پر
محتاج ہے پھر ابر بہاری کی رگِ تاک

ہوس و حرص کی وہ آگ ہے پھیلی آقاؐ اب تو مشکل ہوا جینا ہمیں آرام کے ساتھ
بے بصر عہد کو پھر دیدۂ بینا ہو عطا ایک طوفانِ حوادث ہے ہر اک گام کے ساتھ

کلیم عثمانی کی نعتیہ شاعری کا بڑا موضوع حاضری وحضوری ہے، جس کے مختلف مرحلے، زاویے اور پرتیں ماہ حرا میں نظر آتی ہیں۔ حمید صدیقی، بہزاد لکھنوی، حافظ لدھیانوی کے بعد یہ موضوع مسلسل پھیلتا گیا اور کئی شعرا نے اسی کو مستقلاً نعت کا موضوع بنایا۔ کلیم کے ہاں حسرتِ حضوری، کیفیاتِ حضوری اور اثراتِ مابعد حضوری کے الگ الگ مراحل بڑی متنوع شان لیے ہوئے ہیں۔ پہلے مرحلے میں وہ حضرت رحمۃ للعالمین ﷺ سے رحمت وکرم کے طلبگار نظر آتے ہیں۔

سرکار دو عالم ایک نظر ہو جائے کلیمؔ خستہ پر
ہم نے تو دو عالم کے سر پر احسان تمہارا دیکھا ہے

ہے مستحق نوازش کلیمؔ بھی سرکارؐ حضورؐ! چشمۂ رحمت کے پاسباں تم ہو

Marfat.com

اس سیہ کار کو پھر اذنِ حضوری دے
موت آئے گی ترے قدموں میں آرام کے ساتھ

پھر حریمِ شہ کی دُوری دل کو تڑپانے لگی
زندگی کو پھر سعادت کا سفر درکار ہے

مثلِ مہتاب ابھر پھر سے سرِ بامِ حرا
دیکھتی ہیں یہ نگاہیں مری رستہ تیرا

گرمِ سفر میں جب سے رہِ مصطفاؐ میں ہوں
پڑتے نہیں ہیں پاؤں زمیں پر ' ہوا ہوں

اے کاش میں پھر چُوم لوں اس روضے کی جالی
کہتے ہیں جسے اہلِ خبر عرش کا زینہ

حجازِ مقدس مسلمانوں کا روحانی وطن ہے جہاں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی حاضریاں سامان صد سرور لیے ہوتی ہیں۔ دیارِ نبیؐ دلوں کے لیے خاص کشش رکھتا ہے اور بقول مولانا حالیؒ '' کعبے سے کشش اس کی ہر اک دل میں سوا ہے'' شہرِ حضورؐ کا ہر ہر منظر اُمتیانِ مصطفیٰؐ کو محبوب ہوتا ہے اور اس قریہ رحمت میں سانس لینا بھی عبادت سے کم نہیں۔ کلیم نے اس شہر کی حاضری کو جس طرح محسوس کیا اس کے کچھ نمونے سے

جو ملتی ہے بڑی مشکل سے یہ ایسی سعادت ہے
مدینے کی فضا میں سانس لینا بھی عبادت ہے

طوافِ گنبدِ خضرا جو کر رہی ہے نظر
ہے روشنی کی طرف پھر سے روشنی کا سفر
اسیرِ شام و سحر یوں تو جانے کب سے تھے
مگر کچھ اور ہی دیکھے حرم کے شام و سحر

Marfat.com

باوجود قلبی کام نہ کیا ان کی کچھ یادیں سے

وہ شاداب لمحے جو گزرے وہاں پر مہک اُن کی سینوں میں آتی رہے گی
ملی ہے کرن جو یقیں کی دلوں کو اندھیروں میں شمعیں جلاتی رہے گی
سنہری سنہری وہ روضہ کی جالی ہمیں اپنی جانب بلاتی رہے گی

جمالِ صبحِ طیبہ ہے نظر میں ابھی تک ہوں مدینے کے سفر میں
اُنہیں دیکھا نہ ان کے روبرو بھی نظر کھوئی ہوئی تھی بام و در میں
خداوندا جگہ تھوڑی سی مل جائے جوارِ رحمتِ خیر البشرؐ میں

ان کے در سے دولتِ ایقاں لے کر آئے ہیں اپنے قالب میں نیا انسان لے کر آئے ہیں

پھر ہری کر لائے ہیں ہم اپنے تن کی چوبِ خشک قلبِ ویراں میں نئے ارماں لے کر آئے ہیں
خاکدانِ دہر میں تھے ہم بگولے کی طرح اُس نظر سے اپنی ہم پہچان لے کر آئے ہیں
اب نہ بہکیں گی نگاہیں اب نہ بھٹکیں گے قدم ہر عمل کے واسطے میزان لے کر آئے ہیں
ہم وہیں کے ہیں وہیں گزرے گی باقی زندگی پھر بُلائیں گے یہ اطمینان لے کر آئے ہیں

وہ قلب و جاں میں اُترتی تھی روشنی کی طرح ترس گیا موذن کی اس اذاں کے لیے

کلیم عثمانی پہلے ہی نیک دل انسان تھے' مگر حاضری وحضوری کی بدولت ان کے سینہ بے کینہ میں آقائے نامدار ﷺ کی پیروی کی ایسی لہر اٹھی' جو ان کی پوری زندگی کو محیط ہو گئی۔ ان کی وابستگی اسلام اور صاحب اسلام سے اور گہری ہو گئی۔ اس طرح نعت کی حقیقی روح سے آگاہی کے ساتھ جو نعت انہوں نے لکھی وہ نئی نعت کے مزید نئے آفاق دکھاتی ہے۔ اور اس کے خد و خال ادب و آگہی سے عبارت ہیں۔ ان کے کچھ ایمان افروز اور روح پرور اشعار پر پیشوائی ختم کرتا ہوں۔

Marfat.com

زمانہ لاکھ بدلے کروٹیں پر کروٹیں لیکن   دلوں کے ساتھ وابستہ رہے گا احترام اُن کا

یہ کس کی یاد کرن بن کے مسکرائی ہے   چمک اٹھا سری ویران دھڑکنوں کا نگر

آواز سن رہا ہوں پرِ جبرائیل کی   میں آج اپنی ذات کے غارِ حرا میں ہوں

جان و دل اُن پر تصدق ان پہ لاکھوں ہوں سلام
جو ہمارے واسطے قرآن لے کر آئے ہیں
اُس ذاتِ گرامی پہ درودوں کی ہو بارش
سکھلا دیا جس نے مجھے جینے کا قرینہ

ہو کیوں نہ مری نعت کا ہر حرف ستارہ   ہے ان کی محبت سے منوّر مرا سینہ
بس خوش ہے کلیم ان کی غلامی کے شرف سے   رکھتا نہیں دُنیا میں کسی شخص سے کینہ

قبلۂ جاں مرے اعمال کا قبلہ ہو درست
دُور آقا مرے کردار کی خامی ہو جائے

آخر میں دعا ہے کہ یہ کلام بارگاہ صمدیت اور حضور رسالت میں مقبول ہو اس کی بدولت کلیم عثمانی صاحب کی آخرت کی ساری منزلیں آسان ہوں اور انہیں قرب و خوشنودیٔ ممدوح کریم نصیب ہو۔

پنجاب یونیورسٹی اورنیٹل کالج لاہور

حفیظ تائب

۶ جنوری ۲۰۰۱ء

Marfat.com

وہ ماہِ حرا نورِ ہُدا مہرِ رسالت
سایہ کوئی گزرا نہ کبھی اس کے قریں سے

Marfat.com

اللہ سائیں

تابندہ ہر اک شے میں حقیقت ہے اسی کی
افلاک سے تا خاک حکومت ہے اسی کی

سایہ بھی اسی کا ہے شجر بھی ہیں اسی کے
اس دھوپ کے صحرا میں تمازت ہے اسی کی

ہر لمحۂ موجود اسی کی ہے نشانی
گزرا ہوا جو پل ہے شہادت ہے اسی کی

ہے عظمت و جبروت اسی شان کے شایاں
حاوی جو ہر اک شے پہ ہے طاقت ہے اسی کی

87007

Marfat.com

شبنم کے جھروکوں سے وہی جھانک رہا ہے
ہر پھول کے چہرے پہ صباحت ہے اسی کی

سب شاہ و گدا اس کے ہی در کے ہیں سوالی
ہر بندۂ عاجز کو ضرورت ہے اسی کی

اٹھتے نہیں یہ پاؤں بغیر اس کے اٹھائے
اس پیکرِ خاکی میں حرارت ہے اسی کی

جو اس کے سوا اور کہیں سر نہ جھکائے
ایمان اسی کا ہے عبادت ہے اسی کی

Marfat.com

بیت اللہ شریف

اے جلوہ گہہِ حُسنِ ازل مطلعِ انوار
سرمایۂ تسکینِ دل و جاں ترا دیدار

مایوس دلوں کے لئے اُمید کا تارا
تو خُفتہ نصیبوں کے لئے دولتِ بیدار

ہر صبح تری نغمہ فشاں حمد و ثنا سے
ہر شام تری نشۂ توحید سے سرشار

فردوسِ نظر رُکنِ یمانی کا نظارہ
میزاب ہے یا دستِ کرم کوئی گہربار

Marfat.com

پروانہ صفت گرد ترے اہلِ تمنّا
کرتے ہیں عقیدت کا عجب ڈھنگ سے اظہار

آنکھوں میں نمی دل میں کسک لب پہ دعائیں
سائے میں ترے بیٹھے ہیں رحمت کے طلبگار

اُن سجدوں کی قیمت نہیں کونین کی دولت
ہو جن کے مقدر میں ترا سایۂ دیوار

تو سینۂ گیتی کا دھڑکتا ہوا دل ہے
دامن میں نہاں ترے جہانوں کے ہیں اسرار

Marfat.com

جب دیکھئے اک نور کی بارش کا سماں ہے
کِس طرح اُٹھے تیری طرف چشمِ گنہگار

اے سجدہ گہہِ اہلِ وفا دیکھ ذرا دیکھ
تخریب کے ہر سمت نظر آتے ہیں آثار

آلودۂ عصیاں ہے جمالِ رُخِ ہستی
انسان سے انسان ہے پھر برسرِ پیکار

بھٹکے ہوئے احساس کو منزل کا پتہ دے
انسان کو بھولا ہوا پھر درسِ وفا دے

(صحن بیت الحرام میں) ۸ مارچ ۱۹۸۴ء

Marfat.com

سلام بحضور خیرالانامؐ

وجہِ خلقِ جہاں سلام و علیک
غایتِ کن فکاں سلام و علیک

چشمۂ آبِ کوثر و تسنیم
چشمِ رحمت فشاں سلام و علیک

صاحبِ مسندِ ہدایتِ دیں
شاہِ پیغمبراں سلام و علیک

دامنِ خوشگوارِ صبحِ ازل
خندۂ حق نشاں سلام و علیک

Marfat.com

شرحِ و الفجر عارضِ زیبا
رشکِ صد گلستاں سلام و علیک

گل بداماں بساطِ لوحِ جبیں
جانِ باغِ جناں سلام و علیک

آپؐ کا ذکرِ خیر ہے بیشک
روحِ امن و اماں سلام و علیک

چشمِ رحمت کا منتظر ہے کلیم
اے شہِ انس و جاں سلام و علیک

Marfat.com

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

Marfat.com

دنیا کے بندھنوں سے ہے آزاد زندگی
محسوس ہو رہا ہے کہ تازہ ہوا میں ہوں

پردے منافقت کے سبھی چاک ہو گئے
اُن کا کرم ہے آج فقط اک ردا میں ہوں

پرواز کر رہا ہوں سُوئے مرکزِ یقیں
اُلجھا ہوا مگر غمِ صبح و مسا میں ہوں

کھلتی نہیں زبان کروں عرضِ حال کیا
ڈوبا ہوا تمام میں جُرم و خطا میں۔ ہوں

پھیلی ہوئی ہیں تا بہ ابد جس کی وسعتیں
اُس راہِ شوق کی میں ابھی ابتدا میں ہوں

Marfat.com

کیسے کہوں کہ اذنِ حضوری کا شکریہ
عصیاں کا بوجھ سر پہ ہے شرم و حیا میں ہوں

آواز سن رہا ہوں پرِ جبرئیل کی
میں آج اپنی ذات کے غارِ حرا میں ہوں

اے محتسب نہ روک ارے محتسب نہ روک
مصروف میں تو مدحتِ خیرالوریٰ میں ہوں

میرا غرور و فخر تو نسبت ہے آپؐ سے
دعویٰ نہیں ہے مجھ کو میں اہلِ صفا میں ہوں

بابِ حرم کے سامنے حالت عجیب ہے
خوفِ سزا میں ہوں کبھی کیفِ جزا میں ہوں

Marfat.com

زمزم پیا تو ایسے لگا جیسے ڈھل گئیں
ساری کثافتیں جو تھیں دل پر جمی ہوئی
اک موجِ سلسبیل رگ و پے میں ڈھل گئی
تاریک قلب و جاں میں عجب روشنی ہوئی

....

بیت الحرام میں نمازِ جُمعہ سے پہلے ارتجالاً

۹ مارچ ۱۹۸۴ء

بارِ گناہ سر پہ اٹھائے ہوئے تھا میں
تیرا کرم کہ تونے گلے سے لگا لیا
بیٹھا ہوا ہوں رُکنِ یمانی کے سامنے
حیراں ہوں کیسے مجھ کو یہاں تک بلا لیا
احرامِ شوق باندھ کے میرے وجود پر
داغِ برہنگی مرا تونے چھپا لیا
تیری سیہ قبا سے جھلکتی ہے جس کی ضو
وہ نُور قلب و ذہن میں میں نے بسا لیا

Marfat.com

حرفِ دُعا

مرے حضور مری بس یہی گزارش ہے
ملے کلام کو میرے دوام کی صورت
قبولِ عام کی دولت نصیب ہو اس کو
جہاں بھی جائے ملے احترام کی صورت

نماز فجر کے وقت مسجدِ نبویؐ میں...... ۱۱ مارچ ۱۹۸۴ء

....

سنہری جالیوں سے چھن رہی ہے
چمک اُس خاورِ صبحِ قدم کی
ریاضِ جنّہ میں ہوں سر بہ سجدہ
فضا محسوس ہوتی ہے ارم کی

Marfat.com

جلائے بیٹھا ہوں کب سے چراغِ دیدۂ تر
حضور رحمتِ عالم کرم کی ایک نظر

ہر ایک گام ہے در پیش عرصۂ محشر
حضور سایۂ رحمت کو ڈھونڈتا ہے بشر

زمیں پہ بکھرے ہوئے رنگ سب تمہارے ہیں
فلک پہ کاہکشاں ہے تمہاری گردِ سفر

تمہارا اسم گرامی دلوں کی دھڑکن ہے
تمہاری ذات ہے وجہِ غرور و فخر بشر

Marfat.com

تمہارے سانسوں کی خوشبو چمن کے پھولوں میں
تمہارے نام سے روشن چراغِ شمس و قمر

یہ کس کی یاد کرن بن کے مسکرائی ہے
چمک اُٹھا میری ویران دھڑکنوں کا نگر

یہ کس کا نقشِ کفِ پا خیال میں اُبھرا
رواں دواں ہے مرے ساتھ میری راہگزر

Marfat.com

طوافِ گنبدِ خضریٰ جو کر رہی ہے نظر
ہے روشنی کی طرف پھر سے روشنی کا سفر

اسیرِ شام و سحر یوں تو جانے کب سے تھے
مگر کچھ اور ہی دیکھے حرم کے شام و سحر

زہے نصیب کہ قدموں میں اُنکے بیٹھا ہوں
زمانے بھر کے لئے ہیں جو رحمتوں کا شجر

وسیلہ اُن کو بنایا ہے جب دعاؤں میں
مجھے یقیں ہے کھُلے گا ضرور بابِ اثر

یہ سوچ سوچ کے دل ڈوب ڈوب جاتا ہے
نہ جانے کب ہو مقدر میں پھر ادھر کا سفر

مسجد نبویؐ میں نمازِ مغرب سے کچھ دیر پہلے...... ۱۱ مارچ ۱۹۸۴ء

Marfat.com

مواجہ میں کھڑا میں رو رہا ہوں
سیاہی اپنے دل کی دھو رہا ہوں
زہے قسمت وہ میرے روبرو ہیں
مخاطب آج ان سے ہو رہا ہوں

جہاں وہ رحمتِ کونین آرمیدہ ہے
وہ سرزمین فلک سے بھی برگزیدہ ہے
ہو ان کی نعت کا انساں سے حق ادا کیونکر
قرآن جن کے محاسن کا اک قصیدہ ہے

مسجدِ نبویؐ میں نمازِ فجر کے وقت ۱۳ مارچ ۱۹۸۳ء

Marfat.com

دائم آباد رہے شہرِ نبیؐ شہرِ کرم
پھر فقیروں کا تری گلیوں میں پھیرا ہو گا
درمیاں رات جُدائی کی ہوئی ہے حائل
دیکھئے کب شبِ فرقت کا سویرا ہو گا

....

ایک ذرہ مدحت خورشید کیسے کر سکے
غرقِ ظلمت نور کی تائید کیسے کر سکے
قطرۂ شبنم ہوں میں وہ ذات بحرِ بیکراں
پا شکستہ موج کی تقلید کیسے کر سکے

مدینہ منورہ سے روانگی کے وقت ارتجالاً ۷ مارچ ۱۹۸۴ء

Marfat.com

مدینہ طیبہ سے جدہ روانگی کے وقت راستے میں

وہ شاداب لمحے جو گزرے وہاں پر
مہک اُنکی سانسوں سے آتی رہے گی
ملی ہے کرن جو یقیں کی دلوں کو
اندھیروں میں شمعیں جلاتی رہے گی
بہت آئے گا یاد راتوں کو اُٹھنا
اذانِ حرم گدگداتی رہے گی
دمِ صبح وہ اُن کے در پر حضوری
مسلسل ہمیں خوں رُلاتی رہے گی
سنہری سنہری وہ روضہ کی جالی
ہمیں اپنی جانب بُلاتی رہے گی
وہ سجدوں کی لذت دُعا کی حلاوت
ہمیں یاد اُن کی دلاتی رہے گی

Marfat.com

جو ملتی ہے بڑی مشکل سے یہ ایسی سعادت ہے
مدینے کی فضا میں سانس لینا بھی عبادت ہے

دیا اذنِ حضوری مُجھ سے ناکارہ کو آقاؐ نے
بلایا اپنے در پر کسقدر مجھ پر عنایت ہے

کھڑا ہوں سر جھُکائے بابِ رحمت پر ندامت سے
کروں کیا عرض چہرے پر ندامت ہی ندامت ہے

یہ کیا کم ہے شرف شامل ہوں میں اُن کے غلاموں میں
وہ جن کے زیرِ پا دونوں جہاں کی بادشاہت ہے

Marfat.com

کھڑا ہے سرو قد جبلِ اُحد اُن کی سلامی کو
وہ جنکا نامِ نامی آج بھی روحِ شجاعت ہے

شہیدوں کے لہو کی سُرخیاں ہیں چار سو روشن
زمیں کے چپے چپے پر لگی مہر شہادت ہے

ہوائیں آج بھی مہکی ہوئی ہیں انکی خوشبو سے
وہ جن کا نام نامی روح کی تسکین و راحت ہے

جبیں سجدے میں جھکتی ہے یہاں بھی شکر ہے لیکن
قدومِ پاک میں کچھ اور ہی کیفِ عبادت ہے

Marfat.com

ہر اک ذرے میں پوشیدہ صداقت کے خزانے ہیں
ہر اک ذرہ وہاں کا مشعلِ نورِ ہدایت ہے

گلی کوچوں میں بکھرے ہیں خزانے سرِّ وحدت کے
ہر اِک چہرے پہ روشن آج تک شمعِ صداقت ہے

مثالِ شمع روشن ہیں کسی کے نقشِ پا اب تک
اثاثہ زیست کا آقا ہر اک اشکِ ندامت ہے

Marfat.com

خیرالبشرؐ

شرمندہ ہیں افلاک بھی طیبہ کی زمیں سے
خورشید نکلتا ہے ہر اک صبح یہیں سے

مدت سے ہے ارمان کہ میں صحنِ حرم کو
پلکوں سے کروں صاف کبھی اپنی جبیں سے

کس نور سے تخلیق تھا وہ بندۂ خاکی
آئینے خجل ہو گئے اُس روئے مبیں سے

بُوذرؓ کا غنا فقرِ علیؓ جس سے ہو حاصل
نعمت کوئی بڑھ کر نہیں اس نانِ جویں سے

Marfat.com

اُس خلقِ مجسم کا بیاں کیسے ہو ممکن
پیش آتا ہو دشمن سے بھی جو خندہ جبیں سے

اُس حسن کا پرتَو سحر و شام میں دیکھوں
وہ نور جھلکتا ہے ستاروں کی جبیں سے

وہ ماہِ حرا نورِ ھُدیٰ مہر رسالت
سایہ کوئی گزرا نہ کبھی اس کے قریں سے

کچھ بھی تو نہیں یاد بجز گریۂ پیہم
کیا عرض کروں گنبدِ خضرا کے مکیں سے

Marfat.com

اُن کے در سے دولتِ ایقان لے کر آئے ہیں
اپنے قالب میں نیا انسان لے کر آئے ہیں

چوم آئے اپنی آنکھوں سے ہم اُن کا نقشِ پا
اُن کی گلیوں کے بڑے احسان لے کر آئے ہیں

بے سروساماں چلے تھے اُس گلی کی سمت ہم
ساتھ اپنے سینکڑوں سامان لے کر آئے ہیں

ہم سجا لائے ہیں اپنے سر پہ اُس کوچے کی خاک
عاقبت کی راہ کا سامان لے کر آئے ہیں

Marfat.com

پھر ہری کر لائے ہیں ہم اپنے تن کی چوبِ خشک
قلبِ ویراں میں نئے ارمان لے کر آئے ہیں

کچھ نہ تھے ہم رتبۂ حسّان لے کر آئے ہیں
زندگی کا اِک نیا عنوان لے کر آئے ہیں

جان و دل اُن پر تصدّق ان پہ لاکھوں ہوں سلام
جو ہمارے واسطے قرآن لے کر آئے ہیں

خاکدانِ دہر میں تھے ہم بگولے کی طرح
اُس نظر سے اپنی ہم پہچان لے کر آئے ہیں

Marfat.com

اب نہ بہکیں گی نگاہیں اب نہ بھٹکیں گے قدم
ہر عمل کے واسطے میزان لے کر آئے ہیں

کیا بتائیں کس طرح پہنچے ہیں ہم واپس یہاں
دل وہیں پر چھوڑ آئے جان لیکر آئے ہیں

ہم وہیں کے ہیں وہیں گزرے گی باقی زندگی
پھر بُلائیں گے یہ اطمینان لے کر آئے ہیں

Marfat.com

جہاں بھی اسمِ محمدؐ لکھا ہوا دیکھا
تجلّیوں کا وہاں ایک سلسلہ دیکھا

کبھی خیال میں اُبھرا جو گنبدِ خضرا
نظر کے سامنے گلشن کھِلا ہوا دیکھا

جہاں میں آئے ہیں یوں تو بہت نبی لیکن
کوئی نہ اُن سا زمانے نے دوسرا دیکھا

لبوں پہ آیا ہے جب بھی وہ اسمِ پاک مرے
دہن میں کوثر و تسنیم کو گھلا دیکھا

Marfat.com

نبیٔ اُمّی لقب پر فدا ہو جان مری
خدا کو آپؐ کے لہجے میں بولتا دیکھا

وہ سیلِ نور تھا روکے سے کس طرح رکتا
نہ اُس نے وقت کو دیکھا نہ راستہ دیکھا

ہم ایسے سوختہ ساماں گناہگاروں پر
کسی کا لطف و کرم اور بھی سوا دیکھا

لیا جو عرصۂ محشر میں ان کا نام کلیم
سروں پہ پھیلا ہوا سایۂ ردا دیکھا

Marfat.com

نفس نفس میں ہے تیرا مسکن نظر نظر میں قیام تیرا
ہزار بدلے زمانہ لیکن دلوں کی دھڑکن ہے نام تیرا

ترے مراتب کی گرد کو بھی نہ کوئی پہنچا نہ کوئی پہنچے
خدائے برتر کے بعد دل میں ہے جاگزیں احترام تیرا

وہاں وہاں ہو رہا ہے اب تک ہواؤں کے دوش پر چراغاں
فضائے کون و مکاں میں پہنچا جہاں جہاں بھی پیام تیرا

ترے ہی دم سے تو آدمی کو ملی ہے معراجِ آدمیت
کرم کا دریا ہے ذات تیری لقب ہے خیرالانام تیرا

Marfat.com

تو حسنِ فطرت کا آئینہ ہے جمال تیرا خُدا نُما ہے
عمل ترا مشعلِ ہدایت کلامِ حق ہے کلام تیرا

محیط ہے آسماں کی صورت سروں پہ تیرے کرم کا سایہ
ہر ایک دل کا تو آسرا ہے کہ بخشوانا ہے کام تیرا

حدودِ فکر و نظر میں لائے کلیمؔ تیری صفات کیسے
ملک سے آگے تری رسائی فلک سے اونچا مقام تیرا

Marfat.com

نورِ مجسم روحِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم
اہلِ نظر کے کعبۂ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم

رُوحِ بہارِ گلشنِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم
رحمتِ عالم شفقتِ دائم صلی اللہ علیہ وسلم

ماہِ نبوت مہر رسالت رازِ محبت شمعِ ہدایت
آیۂ رحمت شارعِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم

عرش کی زینت فرش کی رفعت مالکِ جنت شافعِ اُمت
ساقیِ کوثر مالکِ زمزم صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

فخرِ رُسل کی اُمت نے بھی فخرِ اُمم کا رتبہ پایا
رحمتِ حق کی بارش اور ہم صلی اللہ علیہ وسلم

حُبِّ محمدؐ دولتِ ایماں یادِ محمدؐ نورِ دل و جاں
ذکرِ محمدؐ دافعِ ہر غم صلی اللہ علیہ وسلم

دیکھ کلیم اُس جانِ چمن کے روئے مبیں پر نوری پسینہ
پھول پہ جیسے گوہرِ شبنم صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

قلب و جاں پر نور برساتی سحر درکار ہے
پھر فضائے کوچۂ خیرالبشر درکار ہے

اس خراب آباد ہستی میں تو اب جینا ہے موت
غم کی ماری زندگی کو اپنا گھر درکار ہے

چاہتی ہے پھر طوافِ گنبد خضریٰ نظر
پا شکستہ موج کو اذنِ سفر درکار ہے

پھر مواجہ کی حضوری دل کو تڑپانے لگی
زندگی کو پھر سعادت کا سفر درکار ہے

Marfat.com

قید کب تک اس اندھیرے کے جزیرے میں رہوں
شبِ گزیدہ زیست کو نورِ سحر درکار ہے

اُن کا سودا جس میں ہو جو اُن کے قدموں میں رہے
میرے شوقِ بندگی کو ایسا سر درکار ہے

اُٹھ رہی ہیں ساری دنیا کی نگاہیں اُن کی سمت
راہِ گم کردہ جہاں کو راہبر درکار ہے

جس پہ روشن آج تک ہیں اُس کفِ پا کے چراغ
میرے پائے شوق کو وہ راہگزر درکار ہے

ڈھونڈتی رہتی ہیں نظریں اُن کے در کے صبح و شام
بے اثر حرفِ دُعا کو پھر اثر درکار ہے

Marfat.com

نعتِ خیرالبشرؐ

خواب ہی میں جو میسر ترا جلوہ ہو جائے
نور ہی نور مری زیست کا صحرا ہو جائے

خاک میری جو غبارِ رہِ طیبہ ہو جائے
سر پہ جو بوجھ ہے عصیاں کا وہ ہلکا ہو جائے

نور پھر سے جو ترا برسرِ فاراں چمکے
غم کی ماری ہوئی دنیا میں سویرا ہو جائے

تیرے کوچے کی ہواؤں میں ہے تاثیرِ شفا
پہنچے اس در پہ جو بیمار تو اچھا ہو جائے

Marfat.com

بخش دے تو جسے خوش ہو کے غلامی کا شرف
ذرۂ خاک اگر ہو تو ستارہ ہو جائے

جو ترے چاہنے والوں کو میسر تھا کبھی
کاش اس سر میں بھی اُس عشق کا سودا ہو جائے

جب بھی ڈالوں میں ترے اسوۂ کامل پہ نظر
ہیچ نظروں میں مری دولتِ دنیا ہو جائے

Marfat.com

شبِ معراج

محو تسبیح ہوئے کون و مکاں آج کی رات
جادۂ شوق پہ ہے کون رواں آج کی رات

ام و در نور کے سانچے میں ڈھلے جاتے ہیں
خاک کے ذرے بھی ہیں کاہکشاں آج کی رات

کس کے جلووں سے منور ہے ہر اک راہگزر
نور ہی نور ہے ہر سمت رواں آج کی رات

شبنمی رات کے آنچل میں ہے کرنوں کا سہاگ
جگمگا اُٹھی ہے تقدیرِ جہاں آج کی رات

روئے فطرت سے ہر اک پردہ اُٹھا جاتا ہے
صورتِ حُسن حقیقت ہے گماں آج کی رات

Marfat.com

نغمۂ شوق بنی جاتی ہے دل کی دھڑکن
نام اُن کا ہے مرے وردِ زباں آج کی رات

ہر نفس ایک عبادت ہے زہے گرمیٔ شوق
ہر نظر بن گئی اُلفت کی نظر آج کی رات

کیف و مستی کے خزانے ہیں ہواؤں میں نہاں
ہے نگاہوں میں بہاروں کا سماں آج کی رات

نبضِ کونین پہ وہ ہاتھ دھرے بیٹھے ہیں
گردشِ وقت کا احساس کہاں آج کی رات

اللہ اللہ نگہۂ شوق کی معراج کلیم
حُسن خود ہے مری جانب نگراں آج کی رات

Marfat.com

واقعاتِ طور و موسیٰ کو زمانہ ہو گیا
چاہئے تجدید یہ قصہ پرانا ہو گیا

اِک نگاہِ مختصر میری طرف اے برقِ حُسن
طور پر بجلی گرائے اِک زمانہ ہو گیا

بُلبلوں نے گلستاں میں جب کیا ذکرِ رسولؐ
رنگ پر آئی فضا منظر سُہانا ہو گیا

میری نظروں میں ہے جب سے تیرا آئینِ حیات
ہر نفس میرے لئے اِک تازیانہ ہو گیا

شمع پر پروانہ صدقے چاند پر شیدا چکور
اے زہے قسمت کہ میں تیرا دوانہ ہو گیا

Marfat.com

ہو گئی جب اُن کے جلووں سے نظر کی سازباز
خود بہ خود رنگِ طبیعت عارفانہ ہو گیا

لے چلا سُوئے مدینہ جب مجھے عشقِ رسولؐ
ہر قدم میرے لئے اک آستانہ ہو گیا

خواب میں بطحا کے جلوے دیکھ لیتا ہوں کلیم
اُن کی بزمِ ناز تک اب آنا جانا ہو گیا

Marfat.com

کلیوں کے دھڑکتے سینوں میں ارمان تمہارا دیکھا ہے
افسانۂ بزمِ ہستی پر عنوان تمہارا دیکھا ہے

بخشی ہیں تمہارے جلووں نے بے نور دلوں کو تنویریں
تاریک فضائے عالم پر احسان تمہارا دیکھا ہے

اے ساقیٔ کوثر مجھ کو بھی اِک جامِ شرابِ بیداری
ہر ادنیٰ و اعلیٰ پر یکساں فیضان تمہارا دیکھا ہے

عصیاں پہ جو اپنے نادم ہو آ جائے ہمارے دامن میں
اے رحمتِ عالم یہ ہم نے اعلان تمہارا دیکھا ہے

Marfat.com

اقرار تمہاری عظمت کا محدود نہیں کچھ ہونٹوں تک
ہم نے تو دلوں کی دنیا میں فرمان تمہارا دیکھا ہے

قدموں میں دو عالم کی دولت پیوند قبا و چادر میں
دنیا نے یہ اپنی آنکھوں سے سامان تمہارا دیکھا ہے

سرکارِ دو عالم ایک نظر ہو جائے کلیم خستہ پر
ہم نے تو دو عالم کے سر پر احسان تمہارا دیکھا ہے

Marfat.com

تضمین بر نعتِ قدسی

سب جہانوں کے شرف سارے زمانوں کے نبی
پرتو حسنِ ازل ذاتِ گرامی ہے تری
دیکھ کر تجھ کو یہ بے جان فضا بول پڑی
مرحبا سیدِ مکی مدنی العربی
دل و جاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

ذاتِ اقدس ہے تری نورِ ہُدیٰ جوئے کرم
کہکشاں بن کے چمکتے ہیں ترے نقشِ قدم
تیری توصیف بھلا کیسے کرے کوئی رقم
من بے دل بجمالِ تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جمال است بدیں بوالعجبی

مظہرِ ذاتِ خدا تجھ پہ ہزاروں ہوں سلام
تیرا پیغام ہے دراصل خدا کا پیغام
ذات پر تیری ہوا دینِ خدا کا اتمام
نخل بُستان مدینہ زہے سرسبز مدام
زاں شدہ شہرۂ آفاق بہ شیریں رطبی

Marfat.com

امن عالم کا دیا تو نے جہاں کو منشور
تو نے بدلا ہے جہالت کا پرانا دستور
تیرے دم سے ہوئے دنیا کے اندھیرے کافور
ذاتِ پاک تو دریں ملک عرب کردہ ظہور
زاں سبب آمدہ قرآں بہ زبانِ عربی
ہیں شہنشاہِ زمانہ بھی ترے در کے گدا
ذکر رہتا ہے فقیروں میں ترا شام و مسا
کب ترے در سے سوالی کوئی ناکام پھرا
نسبتے نیست بہ ذاتِ تو بنی آدم را
برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی
بھول سکتا ہوں بھلا کیسے مدینے کا سفر
وہ دھنک رنگ اُجالا وہ حرم کا منظر
ایک بار اور بلا لے مجھے اپنے در پر
چشم رحمت بکشا سوئے من انداز نظر
اے قریشی لقب و ہاشمی و مطلبی

Marfat.com

رنگ رخ حیات ہے اُن کے جمال کی کرن
ان کی رضا پہ منحصر گردشِ وقت کا چلن

اسکی حیات و موت کیا اُسکے نصیب کی نہ پوچھ
جس کی متاعِ زیست ہو ان کے دیار کی لگن

نغمۂ موجِ زندگی اُس کے ہر اک نفس کی لے
جسکے رباب دل پہ ہو ان کا خیال نغمہ زن

دل کی خلش سے کھل گئے رازِ نہانِ زندگی
نقشِ دوام بن گئی جرأت ضرب کوہکن

Marfat.com

خود نگری کے واسطے چاہئے دولت جنوں
ہوش و خرد کی کرہی پیروی علم و فن

منزل شوق کا نشاں مل نہ سکا انہیں کبھی
جنکے دلوں میں تھی نہاں خار مراد کی چبھن

گزرے ہیں جس طرف سے وہ جشن بہار ہے وہیں
مہکے ہوئے ہیں آج تک غنچہ و گل کے پیرہن

چھائی ہوئی تھی ہر طرف کفر کی تیرگی کلیم
دے گئی صبح کی خبر ان کے جمال کی کرن

Marfat.com

حریمِ شاہدِ فطرت کے رازداں تُم ہو
فروغِ عظمتِ انساں کے ترجماں تُم ہو

نگاہِ ہوش تمہارا مقام کیا جانے
جہاں خرد کی رسائی نہیں وہاں تُم ہو

تمہاری راہ کے ذرے بھی ماہ و انجم ہیں
ہو زیرِ خاک نہاں پھر بھی آسماں تُم ہو

بقدرِ ظرف ہر اک فیضیاب ہوتا ہے
مثالِ ابر زمانہ پہ مہرباں تُم ہو

Marfat.com

تمہارے در کی لگن زندگی کا حاصل ہے
ہماری منزلِ مقصود کا نشاں تم ہو

تمہارا نام ہے وجہِ سکون دیدہ و دل
خوشا نصیب مددگارِ عاصیاں تم ہو

زمانہ درپئے آزار ہے تو کیا پرواہ
نہیں ہے جنکا کوئی اُن پہ مہرباں تم ہو

نفس نفس ہے فروزاں تمہاری یادوں سے
برنگِ شعلۂ جاں جسم میں نہاں تم ہو

ہے مستحقِ نوازش کلیم بھی سرکار
حضور چشمۂ رحمت کے پاسباں تم ہو

Marfat.com

اے جمالِ بزمِ ایماں، اے کمالِ آگہی
تیرے کوچے میں ملا آ کر سُراغِ زندگی

تو نے سمجھایا مقامِ آرزو رمزِ طلب
زندگی کو تو نے بخشا سوز و سازِ زندگی

بے نیازِ دولتِ دنیا ترے در کے فقیر
سر بسجدہ ہے ترے آگے غرورِ خواجگی

Marfat.com

ہے وقارِ آدمیت تیرا آئین وفا
تو نے زندہ کر دیا ہر دل میں احساس خودی

خاک کے ذروں کو تو نے ماہ و انجم کر دیا
ہر بلندی آ کے تیرے آستاں پر جھک گئی

غم کے مارے ڈھونڈتے ہیں تیرے دامن کی پناہ
تیرے میخانے سے ملتی ہے شراب سرخوشی

Marfat.com

ہو جو توفیق تو بس نعتِ پیمبر لکھوں
کوئی حرف اور نہ اس صنف سے باہر لکھوں

میری پہچان جو ہو جائے ثنائے خواجہ
پھر تو میں خود کو مقدر کا سکندر لکھوں

مجھ سیہ کار کو بھی جس نے دیا اذنِ سلام
کیوں نہ اُس ذات کو رحمت کا سمندر لکھوں

روز ہوتی تھی جہاں ایک نئی بارشِ نور
کیسے الفاظ میں اُس صبح کا منظر لکھوں

Marfat.com

دولت صبر و رضا جس کو یہاں مل جائے
آج کے دور کا اس شخص کو بوذر لکھوں

گردشِ وقت کے تابع ہیں مہ و مہر تو پھر
کس طرح چاند کو میں روئے منور لکھوں

از ازل تا بہ ابد ان کی نبوت کی حدیں
اور نبیوں کے انہیں کیسے برابر لکھوں

سب جہانوں میں اسی نام کا جلتا ہے چراغ
سب زمانوں کا انہیں ہادی و رہبر لکھوں

Marfat.com

جس پہ خوش ہو کے عطا کر دیں وہ چادر اپنی
آرزو ہے کبھی وہ نعت پیمبرؐ لکھوں

ہر عمل آپؐ کا احکام خدا کی تفسیر
کیوں نہ قرآن کو میں آپؐ کا پیکر لکھوں

اُن کے ہی ذکر سے ملتی ہے سکوں کی دولت
کیوں نہ اُس نام کو میں قلب کے اُوپر لکھوں

خاک اُس در کی مری آنکھوں کا سرمہ ہے کلیم
کیوں نہ میں خود کو غنی اور تونگر لکھوں

Marfat.com

شہِ مدینہ سے میرا سلام کہہ دینا
جو لب تک آ نہ سکا وہ پیام کہہ دینا

نسیم تیرا گزر ہو تو کوئے بطحا میں
فسانہ ہائے غمِ ناتمام کہہ دینا

بھلا چکی ہے مساوات کا سبق اُمت
اب ایک صف میں نہیں خاص و عام کہہ دینا

خدا پرستی کی دولت سے ہو گئے محروم
ہے زرپرستی کا قائم نظام کہہ دینا

نہیں ہے ذہنوں میں تفریق نیک و بد باقی
ہوئے ہیں ایک حلال و حرام کہہ دینا

Marfat.com

کھلے ہیں چاروں طرف جھوٹ کے حسیں بازار
صداقتوں کا نہیں احترام کہہ دینا

صفیں لپیٹ کے بیٹھے ہیں راہِ دنیا میں
نہیں نمازوں کا اب اہتمام کہہ دینا

بُجھے پڑے ہیں دلوں میں چراغِ ایمانی
بنے ہوئے ہیں ہوس کے غلام کہہ دینا

رنگے ہیں ہاتھ مسلماں کے خونِ مسلم سے
محبتوں کا نہیں احترام کہہ دینا

مثالِ کعبۂ آذر ہیں پھر دلوں کے حرم
خدا کے دیں کا نہیں احترام کہہ دینا

Marfat.com

بے تعلق رہے دُنیا کے ہر اک کام کے ساتھ
تیرے کوچے میں رہے ہم بڑے آرام کے ساتھ

رات ہوتی تھی بسر شوقِ حضوری میں تری
آنکھ کھلتی تھی ہر اک صبح تیرے نام کے ساتھ

دور گرچہ ترے قدموں سے ہوں آقا پھر بھی
میری ہر صبح ہے وابستہ تری شام کے ساتھ

تیری آواز سے بے جان فضا بول پڑی
جاگ اُٹھے سارے مناظر تیرے پیغام کے ساتھ

Marfat.com

تیرے فیضانِ کرم سے ہوا ایمان نصیب
تیرا احساں ہے کہ وابستہ ہیں اسلام کے ساتھ

ہوس و حرص کی وہ آگ ہے پھیلی آقا
اب تو مشکل ہوا جینا ہمیں آرام کے ساتھ

Marfat.com

غارِ حرا

واقفِ سرِّ رسالت ہے قرآنِ مبیں
ہم سرِ خلدِ بریں ہے تیری پتھریلی زمیں

تیرے سینے سے ہی پھوٹا ہے وہ چشمہ نور کا
جس سے منظر جگمگا اٹھا قریب و دور کا

جذب ہے سینے میں تیرے ان لمحوں کا سرور
جن سے دنیا میں ہوا ہے صبحِ وحدت کا ظہور

نقش ہیں تیری زمیں پہ اس کے پاؤں کے نشاں
جس نبیؐ کے حسن کی خیرات ہیں دونوں جہاں

Marfat.com

منتظر سرکارؐ کے ہیں تیرے بازو آج بھی
تیرے ذروں میں دمکتے ہیں وہ آنسو آج بھی

جن کے دم سے آبیاری کشتِ وحدت کی ہوئی
جن سے اونچی شان دنیا میں عبادت کی ہوئی

پرفشاں تیری فضاؤں میں ہوئے روح الامیں
سرزمیں پر تیری اُترا ہے وہ قرآنِ مبیں

جو سفیر روشنی ٹھہرا جہانوں کے لئے
مشعلِ رُشد و ہدایت سب زمانوں کے لئے

تیرگی کا روشنی سے واسطہ تجھ سے ہوا
عرشِ اعظم اور زمیں میں رابطہ تجھ سے ہوا

Marfat.com

مصدرِ نور ذات ہے اُن کی
روشنی شش جہات ہے اُن کی

مظہرِ ذاتِ حق ہے ان کی ذات
شرحِ قرآن بات ہے اُن کی

وقت چلتا ہے اُن کی مرضی پر
دن اُنہی کا ہے رات ہے اُن کی

آج تک اُس پہ حرف آنہ سکا
کتنی روشن حیات ہے اُن کی

Marfat.com

ہر عمل اُن کا ایک آئینہ
روشنی بات بات ہے اُن کی

ہو گئے اُن سے جو بھی وابستہ
آخرت میں نجات ہے اُن کی

دونوں عالم کے بادشاہ مگر
فقر بس کائنات ہے اُن کی

اُن کی توصیف کیا کرے کوئی
مدح خواں رب کی ذات ہے اُن کی

Marfat.com

تو روشنی افروز سرِ پردۂ افلاک
تو نور فشانِ دل ظلمت کدۂ خاک

ہر بات تری دفترِ اسرار و معانی
ہر قول ترا مخزنِ صد نکتۂ ادراک

انسان کی عظمت کا تعین ہوا تجھ سے
ہے رحمتِ عالم ترا میلاد طربناک

اک تیری محبت ہے زمانے کی حقیقت
باقی جو ہے منجملۂ خار و خس و خاشاک

Marfat.com

تو جلوۂ تقدیس کی تصویر سراپا
دل پاک نظر پاک بدن پاک خرد پاک

دنیا ہو کہ عقبیٰ ہو ترے خلق کی نخچیر
جن و ملک و انس ترے بستۂ فتراک

ہے تیرے غلاموں کی یہ ادنیٰ سی نشانی
کسریٰ کے در و بامِ معلّٰی میں بھی بیباک

ہے تیرا ہی در مرجعِ آشفتہ مزاجاں
لے جائیں کہاں تیرے سوا دامن صد چاک

پھر ایک نظر اُمتِ بے رنگ و نوا پر
محتاج ہے پھر ابرِ بہاری کی رگِ تاک

Marfat.com

پھر صبا آئی مدینے سے مہک اُن کی لئے
جنکی توصیف سے جلتے ہیں میرے دل میں دیئے

نعت کہنے کو جو بیٹھوں تو یہ دل جھومتا ہے
ایسا لگتا ہے کہ ہے کوثر و تسنیم پیئے

اُن کی تعریف سے میں خود کو بڑا کرتا ہوں
جن کی بعثت ہے شرف سارے جہانوں کے لئے

کوئی دیکھے تو ذرا اُن کے غلاموں کا نصیب
اُن کی چاہت میں مرے اُن کی محبت میں جئے

Marfat.com

اُن پہ بارش ہو درودوں کی ہزاروں ہوں سلام
جن کا در سب کے لئے جن کا کرم سب کے لئے

پہنچے اُس در پہ تو یہ راز کھلا ہم پہ کلیم
جس کو جینا ہو مدینے کی فضاؤں میں جیئے

Marfat.com

فلک کے چاند تاروں سے کوئی پوچھے مقام اُن کا
تجلی ہی تجلی ہے جہاں لکھا ہے نام اُن کا

نگاہِ اہلِ دانش کو خبر کیا عظمتیں اُن کی
جنوں والے سمجھ سکتے ہیں اوج اُن کا مقام اُن کا

ہزاروں میکدے عرفانیت کے اب بھی قائم ہیں
جہاں اُٹھتی تھیں وہ نظریں جہاں چھلکا تھا جام اُن کا

زمانہ لاکھ بدلے کروٹوں پر کروٹیں لیکن
دلوں کے ساتھ وابستہ رہے گا احترام اُن کا

Marfat.com

اُچٹتی سی نظر اُن کی خدائی بخش دیتی ہے
شہنشاہوں کو لاتا ہے نظر میں کب غلام اُن کا

اُنہیں کے حسن سے روشن اُنہی کے ذکر سے تاباں
غریبوں بیکسوں میں تذکرہ ہے صبح و شام اُن کا

غمِ دوراں کی تلخی کیا ستائے گی کلیم اُس کو
جو ہے اُن کے غلاموں میں لیا ہے جس نے نام اُن کا

Marfat.com

نعتِ خیرالوریٰ

مچل رہی ہے جبیں تیرے نقشِ پا کے لئے
بُلا لے پھر سے مدینے مجھے خدا کے لئے

جو قلب و جاں میں اترتی تھی روشنی کی طرح
ترس گیا ہوں موذّن کی اُس صدا کے لئے

کہیں یہ دردِ جُدائی نہ مار ڈالے مجھے
کرم کی ایک نظر اپنے بے نوا کے لئے

دعا یہ ہے کہ ترا نام حرفِ جاں رہے
زبان وقف رہے بس تری ثنا کے لئے

Marfat.com

مرے کریمؐ میرے مہرباںؐ مرے آقاؐ
کھلے گا بابِ اثر کب مری دُعا کے لئے

عمل سے خالی ہے دامن غریقِ عصیاں ہوں
اُٹھاؤں ہاتھ میں کس طرح التجا کے لئے

جو تیرے ادنیٰ غلاموں کا امتیاز رہا
کہاں سے لاؤں میں وہ حوصلہ وفا کے لئے

میں روزِ حشر سے خائف نہیں خدا کی قسم
ہے سائباں تری رحمت مری خطا کے لئے

Marfat.com

تم پیکرِ فقر و غنا صبر و رضا کی شان ہو
ممکن نہیں اب دوسرا تم سا کوئی انسان ہو

ہر شے فدائے راہِ دیں ہر حال میں خندہ جبیں
نورِ رسالت کے امیں تم جامع القرآن ہو

سیرت میں رنگوں کی دھنک باتوں میں پھولوں کی مہک
انسانیت کے باب کا تم اک جلی عنوان ہو

مہرِ رسالت سے ملی تم کو یقیں کی روشنی
تم ہو چراغِ آگہی تم چشمۂ عرفان ہو

دستِ عطا ابرِ کرم تم نے رکھا دیں کا بھرم
تم رحمتوں کی چاندنی اللہ کا احسان ہو

Marfat.com

کچھ عجب حال تھا اس دل کا حرم کے آگے
یہ سیہ کار تھا جب بابِ کرم کے آگے

پاؤں اُٹھتے ہی نہ تھے بارِ گنہ سے گرچہ
منزلِ شوق تھی بس ایک قدم کے آگے

کچھ نہ آتا تھا نظر بارشِ رحمت میں مجھے
دفترِ عصیاں کا تھا بس دیدۂ نم کے آگے

ملتزم مجھ کو بلاتا تھا اشارہ کرکے
میں تھا شرمندہ بہت اُسکے کرم کے آگے

Marfat.com

میں کہاں اور کہاں محیطِ انوار خدا
ہوش گم کردہ کھڑا تھا میں حرم کے آگے

نظر آتا تھا دعاؤں میں ملا رنگِ اثر
جب کھڑا ہوتا تھا میزابِ کرم کے آگے

Marfat.com

نگاہوں کی جنت دیارِ مدینہ
بہارِ دو عالم نثارِ مدینہ

گلوں سے بھی بہتر ہیں خارِ مدینہ
کہ رشکِ جہاں ہے بہارِ مدینہ

منور فضائیں معطر ہوائیں
ہے جنت بداماں دیارِ مدینہ

لگا لوں میں آنکھوں میں سرمہ بنا کر
میسر جو آئے غبارِ مدینہ

مہکنے لگا ذہن میں باغِ جنت
جو یاد آئے نقش و نگارِ مدینہ

مرے دل کی عظمت نہیں عرش سے کم
مرا دل ہے آئینہ دارِ مدینہ

Marfat.com

جمالِ حرم روشنی اُس نظر کی
ہے تسکینِ دل یادگارِ مدینہ

میں اک ذرہٗ خاک وہ آسماں ہے
بیاں کیا ہو مجھ سے وقارِ مدینہ

مواجہ میں اکثر کھڑا سوچتا ہو
کہاں میں کہاں تاجدارِ مدینہ

الٰہی مجھے موت آئے وہیں پر
بنے میری ہستی غبارِ مدینہ

پھر اُمت کی کشتی بھنور میں ہے آقاؐ
مدد کیجئے تاجدارِ مدینہ

Marfat.com

یہ کون آج یوں بے نقاب آ رہا ہے
بہاروں کو جس سے حجاب آ رہا ہے

مہ و انجم و کہکشاں ہیں تصدق
قدم چومنے آفتاب آ رہا ہے

گل و لالہ و سنبل و یاسمیں پر
نکھار آ رہا ہے شباب آ رہا ہے

ہوا ہے نہ ہو گا نہ ہے جس کا ثانی
وہی بندۂ لاجواب آ رہا ہے

جو بزمِ ازل میں بنا شمعِ محفل
خدا کا وہی انتخاب آ رہا ہے

Marfat.com

روشن ہے کائنات تمہارے ہی نام سے
رنگیں ہے یہ حیات تمہارے ہی نام سے

باقی تمہیں سے حرف و معانی کی آبرو
بنتی ہے بات بات تمہارے ہی نام سے

آئینۂ سحر میں تمہارا جمال ہے
روشن ہوئی ہے رات تمہارے ہی نام سے

تم وجہِ کائنات ہو تم رونقِ حیات
ممکن ہوئی نجات تمہارے ہی نام سے

Marfat.com

گلستانِ انسانیت لہلہانے
خدا کے کرم کا سحاب آ رہا ہے

دو عالم منور ہیں جسکی ضیا سے
رسالت کا وہ ماہتاب آ رہا ہے

رحیمی کریمی کے گوہر لٹاتا
زمانے میں رحمت مآب آ رہا ہے

وہ پردہ نشیں جس کے سب منتظر تھے
کلیم آج وہ بے نقاب آ رہا ہے

Marfat.com

جمالِ گنبد خضریٰ مری نگاہ میں ہے
خدا کا شکر کہ دل ان کی بارگاہ میں ہے

ملی تھی دولتِ تسکین اُن کے قدموں میں
اُسی کا کیفِ مسلسل ابھی نگاہ میں ہے

شہوں کے سر بھی ترے آستاں پہ خم دیکھے
گدائے راہگزر بھی تری پناہ میں ہے

ہے تیری ذاتِ گرامی شرف جہانوں کا
تمام عالمِ امکاں تری پناہ میں ہے

Marfat.com

سجودِ شوق تو کرتے ہیں ہم یہاں بھی مگر
کہاں وہ کیف جو اُس در کی سجدہ گاہ میں ہے

مرے حضورؐ عطا ہو کمالِ خودنگری
کہ زیست ڈوبی ہوئی آج تک گناہ میں ہے

تمام دنیا ہے آماجگاہِ شور و فساد
سکونِ قلب فقط بس تمہاری راہ میں ہے

سرِ نیاز جھکائے کھڑا ہوں در پہ ترے
تو خود ہی جان لے جو کچھ مری نگاہ میں ہے

جو چشم طور نے دیکھا تھا ایک بار کلیم
وہ حُسن بکھرا ہوا، ان کی بارگاہ میں ہے

Marfat.com

جمالِ صُبحِ طیبہ ہے نظر میں
ابھی تک ہوں مدینے کے سفر میں

جو دیکھی تھی سنہری جالیوں میں
کہاں وہ روشنی شمس و قمر میں

اُنہیں حیرت سے تکتا ہے زمانہ
زمانے بھر کے وصف اور اک بشر میں

جب اُن کے واسطے سے ہاتھ اُٹھے
دُعا ڈوبی ہوئی پائی اثر میں

Marfat.com

وہاں تو گل ہی گل بکھرے ہوئے ہیں
کہاں ہیں خار اُن کی رہگزر میں

اُنہیں دیکھا نہ ان کے رُوبرو بھی
نظر کھوئی ہوئی تھی بام و در میں

اندھیرا ہو نہ دل کی انجمن میں
رہے گر گنبدِ خضریٰ نظر میں

خداوندا جگہ تھوڑی سی ملتی
جوارِ رحمتِ خیرالبشر میں

Marfat.com

باعثِ کن فکاں رحمتِ دو جہاں اے حبیبِ خدا آپ کی ذات ہے
آپ پر ہو فدا میرا دل میری جاں احمدؐ و مجتبیٰ آپ کی ذات ہے

تذکرہ آپ کا آسمانوں میں ہے آپؐ ہی کا اُجالا جہانوں میں ہے
کیا زمان و مکاں کیا زمیں آسماں ہر قدم رہنما آپ کی ذات ہے

آپؐ بحرِ کرم آپؐ شاہِ اُمم آپؐ ہیں محترم آپؐ ہیں محتشم
مُشفق و مہرباں عاصیوں کی اماں رحمتِ کبریا آپ کی ذات ہے

آپؐ کا ہر عمل آپؐ کی زندگی پھول خوشبو مہکتی ہوئی چاندنی
آپؐ شمعِ ابد آپؐ نورِ ازل سرورِ انبیاء آپ کی ذات ہے

Marfat.com

آپؐ ہی سے ملا ہے خدا کا پتہ آپؐ ہی نے جلایا خودی کا دیا
آپؐ شمس الضحیٰ آپؐ بدرالدُّجیٰ حق نگر حق نما آپؐ کی ذات ہے

آپؐ نورِ سحر آپؐ صبحِ یقین آپؐ جیسا زمانے میں کوئی نہیں
رحمتوں کا شجر آپؐ خیرالبشر نور کا سلسلہ آپؐ کی ذات ہے

آپؐ ہی کا کرم ہے مرا فکر و فن آپؐ ہی کی عنایت یہ حرفِ سُخن
آپؐ کی نعت کا مجھ میں کب حوصلہ یہ عنایت عطا آپؐ کی ذات ہے

کیا کروں التجا ہوں سراپا خطا شرم آتی ہے کچھ منہ سے کہتے ہوئے
کر بھی دیجئے نظر اے شہِ بحر و بر بس مرا آسرا آپؐ کی ذات ہے

Marfat.com

اللہ دکھا دے مجھے پھر اُن کا مدینہ
ہے جن کی بدولت مرا مرنا، مرنا جینا

اک بار جو پھر سے وہ مجھے در پہ بُلائیں
واپس درِ اقدس سے میں لوٹوں گا کبھی نا

اے کاش میں پھر چوم لوں اُس روضے کی جالی
کہتے ہیں جسے اہلِ خبر عرش کا زینہ

اُس ذاتِ گرامی پہ درودوں کی ہو بارش
سِکھلا دیا جس نے مجھے جینے کا قرینہ

Marfat.com

میں اُن کی عنایت کا سزاوار کہاں تھا
ہے اُن کا کرم دیکھ لیا ہے جو مدینہ

ہیں تابہ ابد سارے جہانوں کے وہ رہبر
وہ خاتمِ دوراں کا ہیں تابندہ نگینہ

ہیں شاہ و گدا اُن کی نگاہوں میں برابر
دُنیا پہ لٹاتے ہیں وہ شفقت کا خزینہ

بُوذرؓ کی طرح اپنے مقدر پہ ہوں شاکر
رکھتا نہیں میں دل میں کسی شخص سے کینہ

Marfat.com

ہے قابلِ تقلید وہی اُسوۂ کامل
طوفانِ بلا میں ہے یہ اُمت کا سفینہ

ہو کیوں نہ مری نعت کا ہر حرف ستارہ
ہے اُن کی محبت سے منور مرا سینہ

اس میں ہی تو پہنچا تھا میں اُڑ کر سوئے طیبہ
تا عُمر نہ بھولے گا یہ پھولوں کا مہینہ

بس خوش ہے کلیم اُن کی غلامی کے شرف سے
رکھتا نہیں دُنیا میں کسی شخص سے کینہ

Marfat.com

بن کے آیا ہوں سوالی آقاؐ
بھر دے دامن مرا خالی آقاؐ

لے کے آیا ہوں بہت اُمیدیں
جاؤں در سے نہ میں خالی آقاؐ

سائباں تو ہے گنہگاروں کا
تو غریبوں کا ہے والی آقاؐ

فخر ہے تیرا فقیری لیکن
تو ہے کونین کا والی آقاؐ

Marfat.com

جو حقیقت کا پتہ دیتی ہے
راہ وہ تو نے نکالی آقاؐ
جو کہ تھی نقش گرِ کون و مکاں
بن گئی نقشِ خیالی آقاؐ
صدقِ صدیقؓ عطا کر دے مجھے
دے مجھے سوزِ بلالیؓ آقاؐ
عکس تیرا ہے ہر آئینے میں
ذات ہے تیری مثالی آقاؐ
فکر عُقبیٰ ہے نہ ہے خوفِ خدا
جسم رُوحوں سے ہیں خالی آقاؐ
دیکھ تو اُمتِ مرحوم کا حال
شکل کیا اُس نے بنا لی آقاؐ
نام لیوا تو بہت ہیں تیرے
دل محبت سے ہیں خالی آقاؐ
کر مرا اپنے غلاموں میں شمار
نذر ہے اشکوں کی ڈالی آقاؐ

Marfat.com

کاش آ جائے نظر پھر سے وہ روضہ تیرا
ڈھونڈتا ہے اُسی دریا کو یہ پیاسا تیرا

کاش ہوتی رہے معراج نظر کو حاصل
کاش پھرتا رہے آنکھوں میں سراپا تیرا

راہزن آج کے اطوارِ زمانہ سارے
راہبر آج بھی ہے اُسوۂ حسنہ تیرا

مثلِ مہتاب اُبھر پھر سے سرِ بامِ حرا
دیکھتی ہیں یہ نگاہیں مری رستہ تیرا

Marfat.com

آج بھی مرجعِ آشفتہ سراں ہے وہ زمیں
جس جگہ آکے رُکا تھا کبھی ناقہ تیرا

دین و دنیا کی سرافرازی غلامی تیری
لائے شاھوں کو نگاہوں میں نہ منگتا تیرا

سنگریزوں کو زُباں دستِ مبارک سے مِلی
ماہ و انجم ہیں فقط نقشِ کفِ پا تیرا

سرو قد آج بھی ہے تیری سلامی کو اُحد
اُسکی آنکھوں میں ہے اب تک قدِ رعنا تیرا

اسی اُمید پہ جیتا ہے نہ مرتا ہے کلیم
شاید آ جائے اُسے پھر سے بلاوا تیرا

Marfat.com

فخرِ انساں ترا جواب کہاں
نازِ رحماں ترا جواب کہاں

دشمنوں پہ بھی بارشِ رحمت
ابرِ فیضاں ترا جواب کہاں

ہر گنہگار تیرے سائے میں
ظلِ رحماں ترا جواب کہاں

عرصۂ دوجہاں کی وسعت میں
رُوحِ قرآں ترا جواب کہاں

Marfat.com

رفعتِ عرش بھی ہے زیرِ قدم
رب کے مہماں ترا جواب کہاں

مہر و مہ تیرے نور کے ذرے
نورِ یزداں ترا جواب کہاں

حسن کی خلد عشق کی جنت
جانِ عرفاں ترا جواب کہاں

حسن والے بھی محوِ حیرت ہیں
شاہِ خوباں ترا جواب کہاں

Marfat.com

ہیں شہنشاہ بھی غلام ترے
شاہ شاہاں ترا جواب کہاں

راز بھی تو ہے رازداں بھی تو
سرِّ یزداں ترا جواب کہاں

شانِ طور کلیم خوب مگر
کوہِ فاراں ترا جواب کہاں

Marfat.com

اے کہ ترا وجود ہے باعثِ عظمتِ بشر
چشمِ جہاں کی آبرو تیرے جمال کی سحر

ذکرِ جمیل ہے ترا دردِ نہاں کا چارہ گر
ختم ہیں ساری خوبیاں تیری ہی ذاتِ پاک پر

اے کہ تری نمود ہے وجہِ نمودِ انس و جاں
اے کہ ترا وجود ہے غایتِ حرفِ کن فکاں

اے کہ ترے حضور ہیں سجدہ گزار قدسیاں
اے کہ ترا ظہور ہے لطفِ خدائے دو جہاں

Marfat.com

تیرے ہی دم قدم سے ہے زینتِ بزم کائنات
تیرے ہی نور سے جہاں آئینۂ تجلیات

سارے جہاں کے واسطے تو ہے وسیلۂ نجات
دہر میں سب سے تو بڑا تجھ سے بڑی خدا کی ذات

آج ہمارے حال پر لطف کی اک نظر بھی ہو
یعنی یہی شبِ الم آئینۂ سحر بھی ہو

اپنا ہمیں پتہ ملے تیری ہمیں خبر بھی ہو
حلقہ بگوشِ مصطفٰےؐ حق کا پیامبر بھی ہو

Marfat.com

ہر شے سے جمیل آپؐ ہیں ہر شے سے حسیں آپؐ
ہر خاتمِ دوراں کا ہیں تابندہ نگیں آپؐ

اب اس سے زیادہ ہو دیانت کی سند کیا
دشمن کی نگاہوں میں بھی ٹھہرے ہیں امیں آپؐ

دیکھے تو کوئی آپؐ کی یہ سادہ مزاجی
افلاک نشیں ہو کے بھی ہیں خاک نشیں آپؐ

Marfat.com

جلائے بیٹھا ہوں کب سے چراغِ دیدۂ تر
حضور رحمتِ عالم کرم کی ایک نظر

ہر ایک گام ہے درپیش عرصۂ محشر
تمہارے سایۂ رحمت کو ڈھونڈتا ہے بشر

زمیں پہ بکھرے ہوئے رنگ سب تمہارے ہیں
فلک پہ کاہکشاں ہے تمہاری گردِ سفر

تمہارا اسمِ گرامی دلوں کی دھڑکن ہے
تمہاری ذات ہے وجہِ غرور و فخرِ بشر

Marfat.com

تمہارے سانسوں کی خوشبو چمن کے پھولوں میں
تمہارے نام سے روشن چراغِ شمس و قمر

یہ کس کی یاد کرن بن کے مسکرائی ہے
چمک اُٹھا مری ویران دھڑکنوں کا نگر

یہ کس کا نقشِ کفِ پا خیال میں اُبھرا
رواں دواں ہے مرے ساتھ میری راہگزر

Marfat.com

وہ مشعل اب بھی روشن ہے وہ جلوے اب بھی ظاہر ہیں
میں کیا دیکھوں ان آنکھوں سے کہ نابینا بصارت ہے

ہے گلگشتِ چمن یارو وہاں صحرا نوردی بھی
وہاں تو آبلہ پائی میں بھی راحت ہی راحت ہے

قمر کو اکتسابِ نور کرتے ہم نے دیکھا ہے
جہاں میں روشنی دراصل اُن سے ہی عبارت ہے

معافی پردہ پوشی دشمنوں پر لُطف کی بارش
مرے آقا کی فطرت ہے مرے مولا کی عادت ہے

Marfat.com

سکوں لینے نہیں دیتے مجھے دنیا کے ہنگامے
بس اُن کا ذکر ہی اب باعثِ تسکین و راحت ہے

میں اپنی ذات کو کیوں بے حقیقت بے وقر جانوں
میں ہوں اُن کے غلاموں میں مجھے بھی اُن سے نسبت ہے

درِ اقدس سے لوٹ آئے تو یہ عقدہ کھلا ہم پر
بچھڑ کر اُن سے جینا بھی قیامت ہی قیامت ہے

Marfat.com

چٹکتی ہیں کلیاں مہکتا ہے گلشن گلوں پر بھی دلکش نکھار آ رہا ہے
بہاریں بھی صدقے ہوئی جا رہی ہیں یہ کون آج جانِ بہار آ رہا ہے

ادھر ہیں فدایانِ روئے منور ادھر ہیں اسیرانِ زلفِ معنبر
رخِ والضحیٰ پر وہ واللیل گیسو سنوارے ہوئے مشکبار آ رہا ہے

یتیموں کا والی غریبوں کا حامی فقیروں کا مولا دو عالم کا داتا
لئے پشت اطہر پہ مُہرِ نبوت وہ کونین کا تاجدار آ رہا ہے

نبوت بھی نازاں رسالت بھی نازاں ہے فطرت بھی نازاں مشیت بھی نازاں
خدائے ازل جس پہ نازاں رہا ہے وہی دلبرِ کردگار آ رہا ہے

Marfat.com

مبارک ہو عالم کو رحمت کی آمد مبارک ہو اُس ناز فطرت کی آمد
دو عالم کی آنکھوں کا نور آ رہا ہے خدائی کے دل کا قرار آ رہا ہے

ہے معراج کی شب مَلک منتظر ہیں نبی منتظر ہیں خدا منتظر ہے
براقِ حسیں پر بصد شان و شوکت مدینے کا وہ شہسوار آ رہا ہے

بجھاتا ہوا آگ آتشکدوں کی مٹاتا ہوا وہ بتوں کی خدائی
پہن کر کلیم آج وہ تاجِ رحمت شہنشاہِ عالی وقار آ رہا ہے

Marfat.com

کیا کہیں تم سے جو ارمان مدینے میں رہے
کچھ عجب شوق کے سامان مدینے میں رہے

کیا بتائیں تمہیں کیا ہم نے وہاں پر دیکھا
صورت آئینہ حیران مدینے میں رہے

اشک آنکھوں رہے لب پہ درود اور سلام
اپنی حالت پہ پشیمان مدینے میں رہے

رشک خود اپنے مقدر پہ ہمیں آتا تھا
بن کے سرکارؐ کے مہمان مدینے میں رہے

Marfat.com

یہ بھی تھے آپؐ کے الطاف کہ کعبہ دیکھا
یہ بھی ہے آپؐ کا احسان مدینے میں رہے

دیکھتے ہیں ہمیں حیرت سے زمانے والے
کیسے یہ بے سروسامان مدینے میں رہے

میں تو ہوں خاک بسر دشتِ ہوس میں آقاؐ
کاش یہ قلبِ پریشان مدینے میں رہے

کیوں نہ اُس شخص کی قسمت کی قسم کھاؤں کلیم
بن کے آقاؐ کا جو دربان مدینے میں رہے

Marfat.com

مرکزِ مہر و وجود و سخاوت صلی اللہ علیہ وسلم
نورِ شریعت شمعِ طریقت صلی اللہ علیہ وسلم

رُوئے منور صبحِ بہاراں زلفِ مُعنبر مُشک بداماں
چشمِ کرم میخانۂ فطرت صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ اللہ جلوۂ احمدؐ حسن بھی صدقے عشق بھی قرباں
نور ہی صورت نور ہی سیرت صلی اللہ علیہ وسلم

صاحبِ شوکت صاحبِ حشمت صاحبِ سطوت صاحبِ دولت
قاسمِ کوثر مالکِ زمزم صلی اللہ علیہ وسلم

حشر بھی اُن کا خلد بھی اُن کی حق بھی انہیں کا ہم بھی انہیں کے
اُن کی رحمت اُن کی شفاعت صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

عالمِ دنیا ہو یا عُقبیٰ عالمِ برزخ ہو کہ قیامت
ہر عالم کے واسطے رحمت صلی اللہ علیہ وسلم

محفلِ حُسنِ ازل کی رونق ہیں وہی بزمِ ابد کی زینت
ہر محفل میں اُن کی صدارت صلی اللہ علیہ وسلم

اُن کی اطاعت رب کی اطاعت ان کا تصور بھی ہے عبادت
اُن کی محبت دین کی دولت صلی اللہ علیہ وسلم

ذاتِ مکرم وجہِ دو عالم اسم مبارک دافعِ ہر غم
ذکرِ مقدس باعثِ راحت صلی اللہ علیہ وسلم

رشکِ کلیم طور وہی ہیں حُسنِ ازل کا نور وہی ہیں
اُن کی اُمت خیرالامت صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

قدم قدم رہِ طیبہ میں رحمتیں دیکھیں
مسافرت میں بھی ہم نے تو راحتیں دیکھیں

عجیب دن تھے جو گزرے کسی کے کوچے میں
غمِ زمانہ سے حاصل فراغتیں دیکھیں

سُنی اذانِ حرم تو بلالؓ یاد آئے
ریاضِ جنہ میں پہنچے تو جنتیں دیکھیں

طلوع ہوتے سحر ان کے نام سے دیکھی
درود پڑھتی ہوئی شب کی ساعتیں دیکھیں

Marfat.com

ہوائیں آج بھی مہکی ہیں اُن کی خوشبو سے
فضامیں بکھری ہوئی اُن کی شفقتیں دیکھیں

جمالِ گنبدِ خضریٰ نظر میں ڈھلتا رہا
لہو میں بولتی قرآں کی آیتیں دیکھیں

تمازتوں میں بھی لوٹے خنک ہوا کے مزے
خنک فضا میں بھی ہم نے تمازتیں دیکھیں

سروں پہ سایہ فگن سائبان شفقت تھا
جہاں جہاں بھی گئے اُن کی شفقتیں دیکھیں

ملا نہ کیف وہ ہنسنے میں بھی یہاں ہم کو
وہاں جو اشک بہانے میں لذتیں دیکھیں

Marfat.com

گدائے راہگزر روبروئے سلطاں تھے
جو سرنگوں تھے وہاں اُن کی عظمتیں دیکھیں

اُحد بھی دیکھ لیا مسجد قبا بھی گئے
جہاں جہاں بھی گئے ساتھ حیرتیں دیکھیں

سحر سے چھٹتا ہے جس طرح تیرگی کا غبار
دلوں سے ڈھلتی ہوئی یوں کثافتیں دیکھیں

وہ جن کو دیکھ کے بے اختیار پیار آئے
دیارِ نور میں کچھ ایسی صورتیں دیکھیں

کرن کا عکس ہو جس طرح آئینہ پہ کلیم
ہر ایک قلب میں یوں ان کی چاہتیں دیکھیں

Marfat.com

ہر ذرہ مدینہ کا خورشید بداماں ہے
آسودۂ خواب اس میں وہ رحمتِ یزداں ہے

وہ محسنِ اعظم ہے وہ ہادیٔ دوراں ہے
وہ قبلۂ ایقاں ہے وہ کعبۂ ایماں ہے

وہ نازشِ آدم ہے وہ فخرِ دو عالم ہے
ہے نور کا اک پیکر کہنے کو وہ انساں ہے

بھوکے کو وہ دے کھانا خود آپ کرے فاقہ
سلطانِ دو عالم ہے اور فقر پہ نازاں ہے

Marfat.com

مہمانِ شبِ اسریٰ معراج کا وہ راہی
سرتاج ہے نبیوں کا کونین کا سُلطاں ہے

وہ قاسمِ کوثر ہے وہ مالکِ جنت ہے
دھڑکن ہے ہر اک دل کی ہر درد کا درماں ہے

دُشمن کو پناہیں دے دُکھ سہہ کے دعائیں دے
وہ رشکِ مسیحا ہے وہ رحمتِ یزداں ہے

وہ مصدرِ رحمت ہے وہ نورِ ہدایت ہے
ہے اُمی لقب لیکن وہ صاحبِ قرآں ہے

Marfat.com

انساں میں کہاں طاقت اس کی جو لکھے مدحت
جس ذاتِ مبارک کا اللہ ثناخواں ہے

کونین کا سُلطاں ہے اور بے سروساماں ہے
تاریخِ شہنشاہی یہ دیکھ کے حیراں ہے

جاں لیوا ہے مہجوری اب ختم بھی ہو دوری
خاکِ رہِ یثرب ہی اس درد کا درماں ہے

لاحق ہو مجھے کیونکر اب خوف سر محشر
اس شافعِ عصیاں کا جب ہاتھ میں داماں ہے

پھر آج ترے در سے رحمت کی گھٹا برسے
کیوں ذلت و رسوائی تقدیر مسلماں ہے

Marfat.com

بحضور سرورِ کونینؐ

آپؐ کی ذاتِ گرامی مظہرِ نورِ خُدا
آپؐ ہی سے ابتدا ہے آپؐ پر ہی انتہا

ذاتِ احمدؐ ہے اَحد کی ایک تنویرِ حسیں
میم کا پردہ اُٹھا تو رہ گیا نامِ خُدا

آپؐ نے آ کر مٹایا امتیازِ رنگ و نسل
آپؐ ہیں شمعِ ہدایت آپؐ ہیں نورِ ھُدیٰ

ہر طرف چھائی ہوئی تھی تیرگی ہی تیرگی
آپؐ آئے تو زمانے میں اُجالا ہو گیا

Marfat.com

لاج رکھنے کے لیے ہم عاصیوں کے واسطے
دامن رحمت ہے ان کا چار سُو پھیلا ہوا

دل کو مرجھانے لگی جب غم کے صحراؤں کی دھوپ
دھیان ان کا میرے سر پہ ابر بن کر چھا گیا

یہ بھی دیکھا بارہا ہم نے کہ انکی یاد میں
اشک جو آنکھوں سے ٹپکا وہ ستارہ بن گیا

منکشف سب راز ہستی میرے دل پہ ہو گئے
نام ان کا جب کبھی ہونٹوں پہ میرے آ گیا

Marfat.com

ہمارے نبیؐ

محمدؐ ہمارے نبیؐ بن کے آئے
اندھیرا تھا وہ روشنی بن کے آئے

اُجالا ہوا اُن کے ہی دم قدم سے
ملی راہِ حق اُن کے لطف و کرم سے

اُنہوں نے کیا زیردستوں کو بالا
محبت سے گرتے ہوؤں کو سنبھالا

ہر اک نقشِ باطل جہاں سے مٹایا
صداقت کا سکہ دلوں پر بٹھایا

انہوں نے غلاموں کو شاہنشہی دی
سسکتے ہوؤں کو نئی زندگی دی

Marfat.com

مداوا کیا ہر غمِ زندگی کا
دیا درس آ کر خدا کا خودی کا

نظر کیمیا تھی دُعا پُراثر تھی
وہ آواز تھی یا اذانِ سحر تھی

حرارت دلوں میں محبت کی بھر دی
بُرائی زمانے سے سب دور کر دی

رسومات کے سارے بت توڑ ڈالے
جو رشتے تھے ٹوٹے ہوئے جوڑ ڈالے

ہر اک دل کی تسکیں خیالِ محمدؐ
جمالِ خدا ہے جمالِ محمدؐ

Marfat.com

پرتوِ نورِ ازل ذاتِ گرامی ہے تری
شاخِ اُمید زمانے کی ہوئی تجھ سے ہری

تو جو آیا تو یہ بے جان فضا بول پڑی
تیرے آنے سے اندھیروں کی سیہ رات چھٹی

ذاتِ اقدس ہے تری نورِ خدا جوئے کرم
کہکشاں بن کے چمکتے ہیں ترے نقشِ قدم

ہے ترے واسطے وا آج بھی آغوشِ حرم
چشمِ حیراں کی طرح آج بھی دارِ ارقم

Marfat.com

تیری توصیف بھلا کیسے کرے کوئی رقم
ناطقہ سر بہ گریبان ہے عاجز ہے قلم

تیرے در پر ہوں کھڑا کب سے میں اے شاہِ اُمم
اے شہِ انس و ملک اُمّتِ عاصی پہ کرم

Marfat.com

تو مطلعِ صبحِ یقیں اے رحمت اللعالمیں
تو ہادیٔ دنیا و دیں اے رحمت اللعالمیں

راز آشنائے کن فکاں تو باعثِ کون و مکاں
تفسیرِ قرآنِ مبیں اے رحمت اللعالمیں

یٰسیں و طٰہٰ تیری شاں و الشمس تیری داستاں
واللیل زُلفِ عنبریں اے رحمت اللعالمیں

دستِ عطا جوئے کرم منزل نُما نقشِ قدم
تو آیۂ فتحِ مبیں اے رحمت اللعالمیں

Marfat.com

احمدؐ محمدؐ مصطفیٰؐ شمس الضحیٰ بدرالدجیٰ
تو نازش عرش بریں اے رحمت اللعالمیں

پیوند تیرا خاک سے رشتہ مگر افلاک سے
قاصد ترا روح الامیں اے رحمت اللعالمیں

سرخیل بزم انبیا تو ہے صدق و رضا
گنجینۂ حق آفریں اے رحمت اللعالمیں

سر تا بہ پا شفقت ہے تو پیغمبر رحمت ہے تو
ہر بات تیری دلنشیں اے رحمت اللعالمیں

ممدوح رب دو جہاں مجبور ہیں عاجز زباں
تیری ثنا ممکن نہیں اے رحمت اللعالمیں

Marfat.com

نبیٔ رحمت شفیعِ محشر درود تم پر سلام تم پر
تمہی ہو شمعِ حریمِ داور درود تم پر سلام تم پر

تمہاری صورت کمالِ یزداں تمہاری سیرت ہے رُوحِ قرآں
جہاں میں سب سے جمیل و اطہر درود تم پر سلام تم پر

دہن ہے سرچشمۂ ہدایت زباں ہے گنجینۂ فصاحت
لبوں پہ قربان موجِ کوثر درود تم پر سلام تم پر

رہِ وفا سے ہٹائے گا کیا زمانہ اُس کو ستائے گا کیا
تمہاری سیرت ہو جس کی رہبر درود تم پر سلام تم پر

Marfat.com

تمہارے نقشِ قدم سے پائی ہے خاک نے ایسی سربلندی
زمیں کو ہے فوق آسماں پر درود تم پر سلام تم پر

ہم اور اب کس کے در پہ جائیں کسے غمِ زندگی سنائیں
تمہی تو ہو بے کسوں کے یاور درود تم پر سلام تم پر

شبِ الم رُو کششِ سحر ہو یہ فاصلہ اب تو مختصر ہو
بلا لو پھر مجھ کو اپنے در پر درود تم پر سلام تم پر

چمن چمن تذکرہ تمہارا ہے کہکشاں راستہ تمہارا
تمہی سے روشن ہیں ماہ و اختر درود تم پر سلام تم پر

Marfat.com

بے خطر ہوں میں ہمیشہ گردشِ ایام سے
مجھ کو نسبت ہے محمدؐ مصطفیٰ کے نام سے

لوگ جس کو جنت الفردوس کہتے آئے ہیں
کیا وہ بہتر ہے نبیؐ کی جلوہ گاہِ عام سے؟

جذبۂ صادق سلامت وہ بھی دن آ جائے گا
جب نوازیں گے مجھے وہ دید کے انعام سے

تشنگیٔ روزِ محشر کی اُسے پروا نہیں
جس نے پی ہے ساقیٔ کوثر تمہارے جام سے

Marfat.com

کاش مجھ سے بے نوا پر ہو عنایت کی نظر
میں بھی تو وابستہ ہوں آخر تمہارے نام سے

رحمتِ عالم ہیں وہ اِک دن بلائیں گے ضرور
میں کہا کرتا ہوں روز اپنے دلِ ناکام سے

اُسوۂ سرکار کو جس نے بنایا راہبر
وہ گزر جاتا ہے ہنس کر آفت و آلام سے

Marfat.com

وہ مالک ہیں نشاط و غم کے جو چاہیں وہی کر دیں
شرر کو پھول کر دیں ظلمتوں کو چاندنی کر دیں

وہاں قسمت بدلتے دیر کیا لگتی ہے جب چاہیں
وہ دوری کو حضوری حاضری کو نارسی کر دیں

نہیں کچھ حُسن ہی کی سرحدوں تک اُن کی مختاری
وہ جو چاہیں تو پیدا عشق میں بھی دلکشی کر دیں

کسے معلوم ہے کب اُن کے جلوے جوشِ وحدت میں
عدم کے سایہ زاروں کو پناہِ زندگی کر دیں

Marfat.com

یہ ناممکن ہے منزل خود نہ لپٹے آ کے قدموں سے
خودی کو جب کسی کی جستجو میں بے خودی کر دیں

کسے معلوم ہے پھر کیا ہو انجام چمن ورنہ
جدھر سے وہ گزر جائیں بہاریں دائمی کر دیں

زہے وہ رحمت عالم کہ ادنیٰ سے اشارہ میں
جمالِ نطق کو لذت شناس خامشی کر دیں

اشارہ ہو تو سینہ چاند کا شق ہو کے رہ جائے
نظر فرمائیں شعلہ پر تو چٹکا کر کلی کر دیں

اُنہی کے ہاتھ میں ہیں جلوۂ و ظلمت کی تقدیریں
وہ شامِ قہر کو چاہیں تو صبحِ زندگی کر دیں

کلیم اُن کی نظر کے اک اشارہ کا کرشمہ ہے
گدائے رہگزر کو وارث شاہنشہی کر دیں

Marfat.com

ابرِ کرم ہے تیری ذات وجہِ سکوں ہے تیرا نام
تجھ پہ نثار جان و دل تجھ پہ درود اور سلام

تیری نظر کے فیض سے خار بھی پھول بن گئے
تیرے قدم سے مِل گیا فرش کو عرش کا مقام

تیرے نفس کی گرمیاں سینۂ کائنات میں
تیری نظر کی جنبشیں سلسلہ ہائے صبح و شام

تیرے جمال کے بنا سنگ ہر ایک آئینہ
تیرے وجود کے بغیر دینِ خدا بھی ناتمام

Marfat.com

چہرہ نمائے آگہی نورِ چراغِ راستی
تیرا کیا ہوا عمل تیرا دیا ہوا نظام

لیل و نہار مقتدی تیری غلام ہر صدی
لوحِ جبینِ وقت پر لکھا رہے گا تیرا نام

غم سے نڈھال زندگی آخری مرحلوں میں تھی
تیرے جمال کی کرن دے گئی صبح کا پیام

طورِ نگاہ سے کلیم دیکھ سکے گا کیا تجھے
عرشِ خیال سے پرے تیرے جمال کا مقام

Marfat.com

اول وہی اوسط وہی آخر بھی وہی ہے
جدت بھی اُسی کی ہے قدامت ہے اُسی کی

ہے اُس کی ہی قدرت میں یہ تارِ رگِ ہستی
جو سانس ہے سینے میں امانت ہے اُسی کی

Marfat.com

بے بصر عہد کو پھر دیدۂ بینا ہو عطا
ایک طوفانِ حوادث ہے ہر اک گام کے ساتھ

اس سیہ کار کو پھر اذنِ حضوری دے دے
موت آئے گی ترے قدموں میں آرام کے ساتھ

Marfat.com

میری تقدیر میں اُس در کی غلامی ہو جائے
پھر تو ہر نقش مرا نقشِ دوامی ہو جائے

میری جانب بھی جو وہ چشمِ گہربار اُٹھے
خاصۂ خاصِ جہاں پھرتو یہ عامی ہو جائے

ہر بنِ مُو سے مرے پھولوں کی خوشبو آئے
حرفِ جاں آپؐ کا گر اسمِ گرامی ہو جائے

مُژدۂ وصل مجھے ہجر کی راتوں سے ملے
ایک بار اور اگر اذنِ سلامی ہو جائے

Marfat.com

بھاگتا پھرتا ہوں میں موجِ صبا کے پیچھے
شاید اُس در پہ یہی میری پیامی ہو جائے

جس کو وہ چاہیں عطا کر دیں سیادت کا مقام
پہنچے اُس در پہ جو گمنام تو نامی ہو جائے

جس گنہگار کو خوش ہو کے وہ اپنا کہہ دیں
پھر تو اللہ بھی اُس شخص کا حامی ہو جائے

Marfat.com

خاکِ طیبہ ہے شفا مردہ ضمیروں کے لئے
دور اس خاک سے ہر روح کی خامی ہو جائے

قبلۂ جاں مرے اعمال کا قبلہ ہو درست
دور آقاؐ مرے کردار کی خامی ہو جائے

نعت کہنے کا شرف مجھ کو جو کر دیں وہ عطا
مجھ سا یہ ہیچ مداں سعدیؒ و جامیؒ ہو جائے

Marfat.com

فرشِ زمیں کے ہادیٔ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم
عرشِ بریں کے واقف و محرم صلی اللہ علیہ وسلم

چشمِ جہاں میں آپ کی مستی آپ ہیں روحِ محفلِ ہستی
چشمۂ فیضِ ربِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم

آپ نے جب باشانِ نبوت چھیڑا نغمۂ سازِ وحدت
لات و ہبل کے ہو گئے سر خم صلی اللہ علیہ وسلم

زمزمۂ اتممت علیکم مُردہ دلوں کو اذنِ لب قم
آپ کا ہر فرمان مُسلم صلی اللہ علیہ وسلم

چودھویں شب کا حاصلِ منظر نورِ بداماں روضۂ اطہر
اُس پہ مسلسل بارشِ شبنم صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

میکدۂ توحید کے ساقی فانی بن گئے پی کر باقی
دستِ کرم سے ساغرِ زمزم صلی اللہ علیہ وسلم

آپ نے پایا قربِ الٰہی رہگزرِ معراج کے راہی
ہو کے سوارِ برقِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم

کاش کلیم خستہ و بسمل روضہ کی جالی تھام کے اے دل
ہر ہر سانس پکارے پیہم صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

اُف ہے کتنا دیرپا صہبائے اُلفت کا اثر
رند واقف ہی نہیں ہیں تشنگی کے نام سے

دل کے شیشے میں اُنہی کا عکس رہتا ہے مدام
یورشِ آلام مٹ جاتی ہے جن کے نام سے

رحمت اللعالمیں سے ہو کے وابستہ کلیم
کیوں ہراساں ہو رہے ہو حشر کے ہنگام سے

Marfat.com

ترے وصف کیسے کروں بیاں تو حبیبِ ربِ جلیل ہے
تو جمالِ حق کا ہے آئینہ تو دُعائے قلبِ خلیل ہے

کوئی شاہ ہو کہ فقیر ہو ترے در سے سب ہی کو آس ہے
تو ہر ایک دل کا ہے آسرا تو جہاں میں سب کا وکیل ہے

مرے علم و فن کا غرور تو مری شاعری کا شعور تو
جسے حرفِ شوق کا نام دوں وہ ترا ہی عکسِ جمیل ہے

ہے فلک نشان تری زمیں ترے آگے خم ہے ہر اک جبیں
تو حریمِ راز کا آشنا تو ثبوتِ حق کی دلیل ہے

Marfat.com

حمدِ باری تعالیٰ

خواب و خیال تو ہے حسن و جمال تو ہے
ثانی نہیں ہے جس کا وہ بے مثال تو ہے
حسنِ ازل بھی تیرا رنگِ ابد بھی تیرا
شامِ فراق تو ہے صبحِ وصال تو ہے
عقل و خرد میں آئے کس طرح ذات تیری
سمجھا نہ کوئی جس کو ایسا سوال تو ہے
تو عظمتوں کا محیط تو رحمتوں کا مسکن
رنگِ جمال تو ہے شانِ جلال تو ہے
تیرے کرم کا صدقہ ہے بندگی ہماری
روحِ طلب بھی تو ہے دستِ سوال تو ہے
مایوسیوں میں تو ہے امید کا اُجالا
بچھڑے ہوئے دلوں کی صبحِ وصال تو ہے
لب پہ کلیم لائے کیوں اپنے حرفِ شکوہ
ہر زخمِ دل کا یا رب جب اندمال تو ہے

Marfat.com

کلیمؒ عثمانی جس اعلیٰ پائے کے غزل گو تھے اسی اعلیٰ پائے کے نعت نگار بھی تھے میں نے محسوس کیا ہے کہ اکثر اوقات ایک عمدہ غزل نگار ہی' عمدہ نعت گو بھی ثابت ہوتا ہے کیونکہ عشق میں جو سپردگی غزل میں ہوتی ہے وہ ایک ترقی یافتہ صورت میں نعت میں انعکاس پذیر ہو جاتی ہے اور یوں نعت کے حسن میں اضافے کا موجب بنتی ہے۔ کلیم عثمانی کی نعت میں جو سپردگی اور فریفتگی کی کیفیت ہے وہ اسی سبب سے نہایت درجہ موثر ہے۔ اس پر مستزاد ان کا ترنم تھا جو حشو و زوائد کو برداشت ہی نہیں کرتا اور حروف والفاظ گنگنانے سے لگتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ کلیم عثمانی کی نعتیں اس درجہ زود اثر بھی ہیں اور ان میں مفہوم و معانی کا ابلاغ بھی اعجاز کا درجہ رکھتا ہے۔

احمد ندیم قاسمی

Marfat.com